اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکٰوۃ فیھا مصباح

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

وفا 1381 ہش
جولائی 2002ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

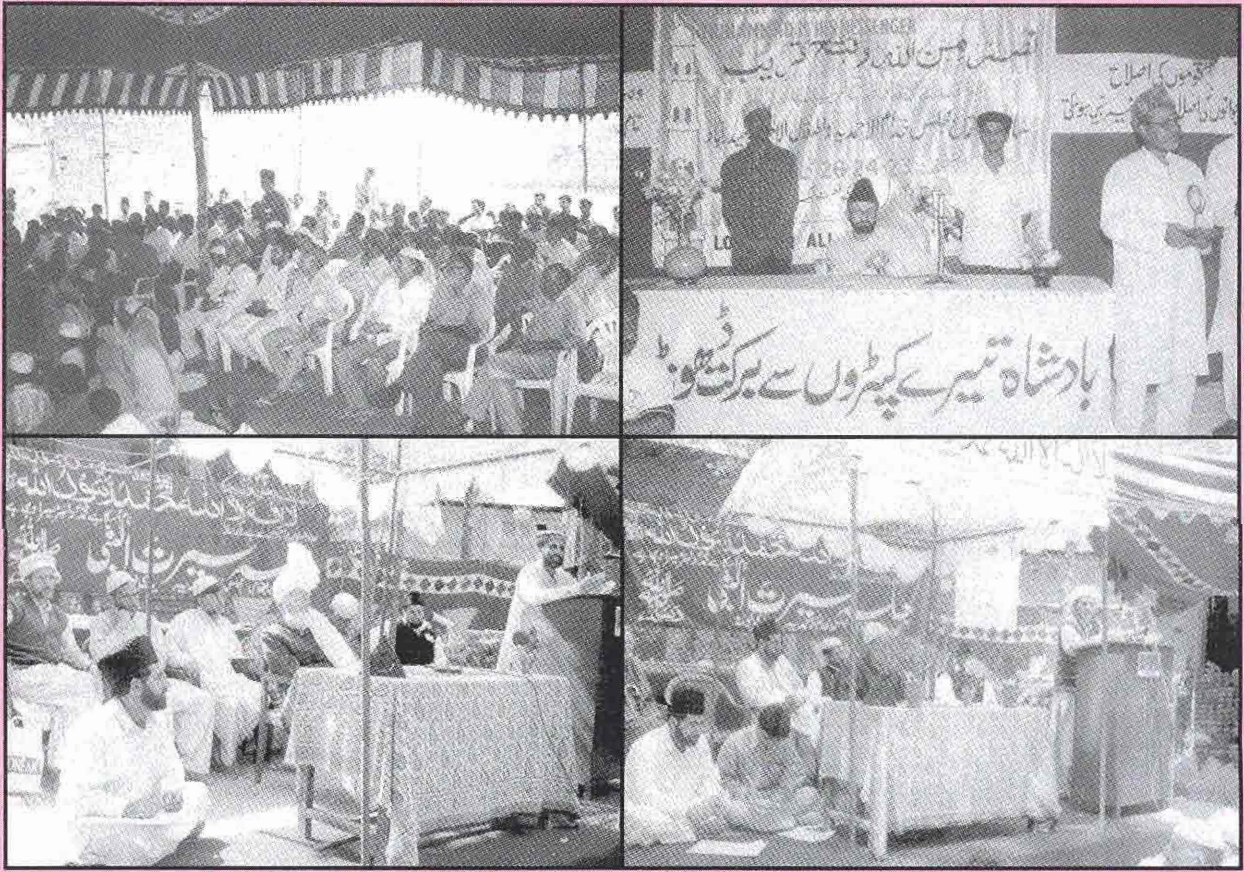

❁ 26 جون 2002ء کو منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے مقامی اجتماع کا منظر۔ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان اختتامی تقریب کی صدارت فرماتے ہوئے جبکہ مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ حیدرآباد انعامات تقسیم فرما رہے ہیں۔ ❁ اس موقعہ پر شریک حاضرین ❁ مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کے زیرِ اہتمام زیرِ صدارت محترم عبدالحمید ٹاک امیر صوبائی کشمیر منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ محترم میر عبدالرحمٰن صاحب تقریر فرماتے ہوئے ❁ اسی جلسہ کی دوسری نشست زیرِ صدارت محترم مولانا عبدالرحیم صاحب فاضل منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ تقریر کرتے ہوئے۔ (فوٹو مرسلہ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر سرکل انچارج یاری پورہ کشمیر)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　وعلی عبدہ المسیح الموعودؑ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۲۱　وفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق جولائی ۲۰۰۲ء　شمارہ ۷

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔
(المصلح الموعودؓ)

ضیاپاشیاں

ادار یہ　2

فی رحاب تفسیر القرآن　3

کلام الامام　4

مجلس سوال و جواب　5

"ہے دست قبلہ نما" کی تشریح　8

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور پاکیزہ تحریرات　10

خلافت کی ناقدری اور مسلمانوں کا واویلا　13

اڑیسہ کے اصحاب احمد کا تذکرہ　17

فوائد بیعت (نظم)　19

نزلہ، زکام اور کھانسی کا علاج　20

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دعوت الی اللہ　23

ایمان افروز واقعات، ملک ملک کی سیر، کہانی، اخبار مجالس، وصایا　27

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری
شاہد احمد ندیم

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، عصمہ احمد غوری، شاہد احمد ندیم

دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اداریہ

قومی ترقی کا راز

آج کی مہذب سوسائٹی میں نجی زندگی سے لے کر ایوانِ اقتدار تک زندگی کے تمام مراحل میں انسان جس خطرناک مصیبت کا سامان کر رہا ہے وہ ہے امانت و دیانت کا فقدان۔ ان اوصاف کے اختیار کئے بغیر کوئی بھی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہم اخبارات میں آئے دن corruption کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ جن لیڈروں پر قوم اعتماد کرتی ہے اور اپنا نمائندہ بنا کر کرسئ اقتدار تک پہنچاتی ہے وہی جائز و ناجائز وسائل اختیار کرتے ہوئے قومی خزانہ سے بے تحاشا اموال لوٹتے ہیں اور قومی اور ملکی مفاد کو پسِ پُشت ڈال کر نہ صرف اپنی بلکہ دور و نزدیک کے عزیز و اقارب اور دوستوں کی تجوریاں بھرتے ہیں۔ نتیجۃً قوم اقتصادی بدحالی کا شکار ہو جاتی ہے اور لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور معیارِ زندگی نسبتۃً گرتا ہے، خواندگی کی شرح کم ہوتی ہے، جرائم کی کثرت ہوتی ہے، سارا معاشرہ حسد اور بغض کی آگ میں جھلسنے لگتا ہے۔ آج کی سوسائٹی میں جسقدر بھی بے چینیاں پائی جاتی ہیں اگر بنظرِ تعمق دیکھا جائے تو پتہ لگ جائے گا کہ اصل وجہ سچائی، دیانت اور امانت کا فقدان ہی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''دیانت کے خلق میں کوئی شخص راسباز نہیں ٹھہر سکتا جب تک بچہ کی طرح غیر کے مال کے بارے میں سچی نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو جائے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

یعنی جس طرح ایک بچہ اپنی والدہ کو چھوڑ کر دوسرے کا دودھ پینا نہیں چاہتا اسی طرح دلوں میں غیروں کے اموال پر ناجائز تصرف قابلِ نفرت قرار پائے اور اس سے اجتناب کیا جائے۔ تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ قومی اموال کو لوٹنا بعض لوگ جائز سمجھتے ہیں۔ بطورِ مثال بجلی چوری کو ہی لیجئے۔ یہ ایک ملک گیر مسئلہ بن چکا ہے۔ سرکاری طور پر مختلف تدابیر اختیار کئے جانے کے باوجود یہ عادت ایک دائمی بیماری کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دراصل جب تک امانت و دیانت کی جڑیں دلوں میں پیوست نہیں ہونگی تب تک کسی قانون یا طاقت سے اسکا ازالہ ممکن نہیں ہے۔

پھر بات یہاں تک ٹھہرتی نہیں ہے۔ جسکو ایسی چیزوں کی لت لگ جائے وہ رفتہ رفتہ دیگر بددیانتی میں بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔ مجموعی طور پر قوم اور وطن کی اقتصادیات پر منفی اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ بھارت اور پاکستان میں آئے دن ایسے معاملات سامنے آتے ہیں۔ احتساب کمیٹیاں قائم کی جاتی ہیں۔ وزراء و دیگر سرکردہ قوم کے راہ نما کہلانے والے لوگ کٹہرے میں کھڑے کئے جاتے ہیں اور سزا دیئے جاتے ہیں لیکن بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی چرب زبانی اور سیاسی اقتدار کی وجہ سے عدلیہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بدعنوانیوں کے باوجود وہ معاشرہ میں اپنا اثر و رسوخ قائم رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ الغرض ہندو پاک کی سیاسی فضا اس قدر مکدر ہے کہ الامان الامان۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ایسے لوگ مجرم قرار دیئے جانے کے باوجود عوام کالانعام کے تعاون سے پھر ایوانِ اقتدار تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

آج دنیا کے پردہ پر جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو ان گمشدہ اخلاقی قدروں کے از سرِ نو احیاء اور ترویج کے لئے قائم کی گئی ہے۔ 180 ممالک میں سرگرم جماعت کی کاوشوں سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ تمام اخلاقی قدریں پھر قائم ہوں گی۔ اسکے لئے ہر فردِ جماعت کو انتھک محنت کرنی ہوگی۔ معاشرہ سے ایسے عناصر کی بیخکنی کے لئے جد وجہد کرنا ہوگی۔ اپنے تمام شعبہ ہائے حیات میں دیانت و امانت کے باریک راستوں کو اپنانا ہوگا اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرنی ہوگی اور اپنے دوستوں کو موعظہ حسنہ کے ذریعہ اس سے باز رہنے کی تلقین کرنی ہوگی۔ معاشرہ کے ہر فرد کو اک دوسرے کا نگران بننا ہوگا۔

پس قومی ترقیات تمام کی تمام دیانت اور سچائی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جس قوم میں بھی یہ چیزیں پائی نہیں جاتیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ کبھی بھی اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتی۔ قومی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

زین الدین حامد

در رحابِ تفسیر القرآن

قسط:۱۴

اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ﴿العلق﴾

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے ماخوذ

۴ تفسیر: رَبُّکَ الْاَکْرَمُ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اَکرم ہونے کا حق دنیا نے تلف کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اَکرم ہے مگر دنیا میں اُس کے اَکرم ہونے کا حق ادنیٰ معبودوں کو دے دیا گیا ہے۔ کوئی بُتوں کو پُوجتا ہے۔ کوئی عیسیٰ کی پرستش کرتا ہے اور کوئی کسی اور کے آگے اپنے سر کو جھکا رہا ہے۔ تُو اُٹھ اور خدا تعالیٰ کا حق اُسے واپس دلا۔ دنیا نے اللہ تعالیٰ کی شان کو نہیں پہچانا۔ اُس نے خدائی کا حق کچھ بُتوں کو دے دیا ہے اور کچھ انسانوں کو۔ اب تیرا کام یہ ہے کہ تُو دنیا پر خدا تعالیٰ کے اَکرم ہونے کی شان کو ظاہر کرتا آستانۂ اُلوہیت سے بھولی بھٹکی مخلوق پھر اُس کی طرف واپس آئے اور پھر اُس کے اَکرم ہونے کی شان دنیا میں تسلیم ہونے لگے۔

دوسرے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کیا گیا ہے کہ تُو اپنے آپ کو کمزور نہ سمجھ جس خدا نے تجھے کھڑا کیا ہے وُہ اَکرم ہے۔ وہ احسنوں کا بھی احسن ہے۔ تجھے اپنی تعلیم کے متعلق یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے اَکرم ہونے کا جلوہ ظاہر ہونے والا ہے۔ بے شک موسیٰ کے وقت بھی خدا تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوا مگر وہ جلوہ اُس کے اَکرم ہونے کا نہیں تھا۔ اسی طرح داؤدؑ اور سلیمانؑ اور عیسیٰؑ وغیرہ کے زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوا مگر وہ جلوہ خدا تعالیٰ کے اَکرم ہونے کا نہیں تھا۔ اب تیرے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے اَکرم ہونے کا جلوہ ظاہر کرنے والا ہے اور اُس کی صفات کا ایسا ظہور ہوگا جس کی مثال دنیا میں اس سے پہلے نہیں مل سکتی۔ اِس لئے تیرے لئے مایوسی اور گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔

۵ تفسیر: اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ نے قلم سے بندہ کو سکھایا ہے کیونکہ یہ خلاف واقعہ ہے۔ کب قلم لیکر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو الف اور باء سکھلائی ہے۔ جب ایسا کبھی ہوا ہی نہیں تو یہ معنے کس طرح ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قلم سے بندے کو سکھایا۔ اسی طرح اس سے یہ مراد بھی نہیں ہو سکتی کہ بندہ جو کچھ قلم سے سکھاتا ہے وہ سب خدا تعالیٰ کا سکھایا ہوا ہوتا ہے کیونکہ بندے دوسروں کو جھوٹ بھی سکھاتے ہیں۔ دغا اور فریب بھی سکھاتے ہیں۔ اخلاق اور روحانیت سے گری ہوئی باتیں بھی سکھاتے ہیں۔ گندے اور ناپاک اشعار بھی سکھاتے ہیں۔ الف لیلہ کے قصے بھی سکھاتے ہیں۔ ہزاروں افراد دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو لغویات لکھتے اور لغویات شائع کرتے رہتے ہیں۔ پھر قلم سے کام لینے والے وہ لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جو اخلاق کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔ وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مذہب کے خلاف ہیں۔ غرض ہر سچی تعلیم کا منکر دنیا میں موجود ہے اس لئے عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سے یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ بندہ جو کچھ قلم سے سکھاتا ہے وہ سب خدا تعالیٰ کا سکھایا ہوا ہوتا ہے کیونکہ اُس میں ہزاروں افتراء ہوتے ہیں۔

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں گو ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے مگر مراد مستقبل ہے۔ یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ کبھی ماضی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اور مراد استقبال ہوتا ہے قرآن کریم میں یہ محاورہ کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح الہامات میں اسکی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ درحقیقت ماضی کو استقبال کے معنوں میں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ ماضی سب سے زیادہ قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ جب انسان کوئی کام کر رہا ہو تو ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ اُس کام کو پوری طرح سے کر بھی سکے گا یا نہیں۔ مثلاً زید پڑھ رہا ہو تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اسی طرح پڑھتا چلا جائے گا یا مر جائے گا۔ لیکن جب ہم کہیں زید پڑھ چکا ہے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ واقعہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات میں جب قطعی اور یقینی طور پر کسی بات کو بیان کرنا ہو تو وہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ تم اس بات کو ایسا سمجھو کہ گویا ہو چکی ہے اور اس کا وقوع بالکل قطعی اور یقینی ہے ایسا ہی قطعی اور یقینی جیسے ماضی ہوتی ہے۔ اسی طرح گو اس جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے مگر الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے علوم کو قطعی اور یقینی اور غیر متبدل طور پر قلم کے ذریعہ سکھائے گا۔ یعنی یہ قرآن لکھا جائے گا۔ لکھ کر قائم کیا جائے گا اور اس کی تائید میں لوگوں کی قلمیں چلا کریں گی۔ اب دیکھو قرآن کریم کی یہ پیشگوئی کیسے بین طریق پر پوری ہوئی ہے۔ دنیا میں صرف یہی ایک کتاب ہے جو قلم سے محفوظ کی گئی ہے اس کے علاوہ اور کوئی کتاب قلم سے محفوظ نہیں ہوئی۔ صرف قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو شروع سے لکھی گئی ہے۔ اور آج تک انہی الفاظ میں محفوظ ہے جن الفاظ میں یہ کتاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اور یہ بات پختہ اور یقینی ہے کہ دشمنانِ اسلام تک یہ لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ دنیا میں اگر کوئی کتاب ایسی ہے جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ وہ شروع سے لیکر اب تک ایک حرف اور ایک زبر اور ایک زیر کے تغیر کے بغیر اسی رنگ میں محفوظ ہے جس رنگ میں وہ دنیا کے سامنے پیش ہوئی تو وہ صرف قرآن کریم ہے۔ میور، نولڈکے اور سپرنگر جو مشہور یورپین مستشرقین ہیں اور جنہوں نے اسلام کی مخالفت میں تمام عمر بسر کی ہے انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ شروع سے لیکر اب تک ہر قسم کے تغیر اور انسانی دست برد سے محفوظ چلا آ رہا ہے۔

(جاری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اپنے متبعین کے اخلاص کا ایمان افروز اظہار

خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے

میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے

نیکی میں ترقی: میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سنتے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں...... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ (سیرۃ المہدی جلد اول ص 146 کتاب گھر قادیان)

پاک تبدیلی: میں دیکھتا ہوں کہ لوگ بیعت کے بعد معاً ایک پاک تبدیلی اپنے چال چلن میں دکھلاتے ہیں وہ نماز کے پابند ہوتے ہیں اور منہیات سے پرہیز کرتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 601)

ایمان و یقین: میں دیکھتا ہوں کہ صد ہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو ان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 584)

صدق کا نمونہ: میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 224)

اطاعت کا مادہ: اور میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔" (ملفوظات جلد اول ص 223-224)

قربانیاں: ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا اور حقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 239)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

مجلس سوال وجواب

منعقدہ 16رفروری 1997ء بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

ایک مہمان نے دو سوال کرنے کے لیے استفسار کیا تو حضور انور نے فرمایا شوق سے کریں۔ انہوں نے کہا پہلا سوال تو یہ ہے جو بڑا سادہ ہے کہ احمدی فرقہ اور غیر احمدی فرقہ میں بنیادی فرق کیا ہے۔ کیونکہ اگر فرق ہے تو دو جماعتیں بنی ہوئی ہیں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں کیا آپ کی نماز میں اور ہماری نماز میں کوئی فرق ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو سورتیں ہم پڑھتے ہیں کیا آپ نے اس میں کوئی ترمیم کی ہوئی ہے، کوئی اضافہ کیا ہوا ہے؟ تو یہ دو بڑے Simple (سادے) سے سوال ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلا سوال جو ہے وہ آپ نے Simple کہہ کر اتنا لمبا سوال کر دیا ہے کہ اس پر تو گھنٹے بھی لگیں تو طے نہیں ہوگا کیونکہ آپ نے تو سادگی میں یا لوگوں سے سن سنا کر یہ تصور باندھا ہے کہ احمدی عقیدہ ایک طرف اور باقی سب مسلمانوں کا عقیدہ دوسری طرف۔ یہ درست نہیں ہے۔ مسلمان ۷۲ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ کا دوسرے سے اختلاف اس سے زیادہ ہے جتنا احمدیوں کا سُنّیوں یا شیعوں یا دوسروں سے اختلاف ہے۔ مَیں اپنا بنیادی عقیدہ آپ کو بتاؤں گا جو فرق کرنے والا ہے اور آپ کو سمجھاؤں گا کہ اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ باقی سارے ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ دیگر مسلمانوں کے عقائد میں آپس کے اختلافات کے لحاظ سے زمین آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اسماعیلی فرقہ کے ایک دوست یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ اسماعیلی عقیدہ اور آپ کے سُنّی عقیدہ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ امامت کا تصور ہی مختلف ہے اور وہی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ اثنا عشری شیعہ فرقوں میں اور اسماعیلی فرقہ میں بہت بڑا فرق ہے۔ عبادت کے طریق میں فرق ہے۔ مسجدوں کی بناوٹ میں فرق ہے۔ مسجد میں کونسی تصویر لگی ہوتی ہے جس سے جا کر مناجات کی جاتی ہیں۔ تو یہ مَیں صرف ان کو الگ امتیازی طور پر پیش نہیں کر رہا اس لئے کہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے الگ سے جا کر پوچھ لیں یہی بات آپ کو بتائیں گے۔ تو اوّل تو آپ کا سوال غلط تصور پیدا کرتا ہے۔ احمدی اور دیگر مسلمانوں میں ایسا فرق نہیں ہے کہ باقی سب متحد اور ایک جیسے عقیدوں پر قائم ہوں اور احمدی ہی مختلف عقیدہ رکھتے ہوں۔

اب احمدی فرق کیا ہے جو سب کے درمیان اور احمدیوں کے درمیان تفریق کر دیتا ہے یہ بات ہے۔ وہ صرف یہ فرق ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ جس امام کو خدا نے بھیجا تھا، جس کا وعدہ فرمایا تھا وہ آچکا ہے، وہ ظاہر ہو چکا ہے اور تم لوگ انتظار میں بیٹھے ہو، اس کو پہچان نہیں سکتے یا ضد اور تعصب کی وجہ سے اس کا انکار کر بیٹھے ہو۔

اور دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے ہوئے، ان کا انتظار کر کے اپنے مستقبل کو مزید برباد نہ کرو، آسمان سے کوئی نہیں اترے گا، جس

نے آنا تھا وہ آگیا ہے۔ یہی عیسیٰ ہے یعنی معنوی طور پر، یہی مہدی ہے اس کو مانو تو تمہارا بھلا ہے اور اسلام کے اندر جو افتراق ہے اس کو مٹانے کا ایک ہی حل ہے کہ خدا کی طرف سے آئے ہوئے کو مان جاؤ اور ہر فرقہ سے نکل نکل کر اس کے گرد اکٹھے ہو۔ ہم سمجھتے ہیں یہی وہ وحدت کا، توحید کا ایک طریق ہے۔

جب تفریق ہو جائے تو آسمان سے آئے ہوئے کے سوا کبھی اس تفریق کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔ اجتماع کی ایک ہی صورت ہوتی ہے اللہ کی آواز پر اکٹھے ہو جاؤ۔ اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آسکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے امت موسوی (۷۲) فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ آپ نے کوئی ایسا فارمولا پیش نہیں کیا کہ بہتر فرقوں کے اختلافات مٹا کے ایک جھولی میں ڈال دیا گیا ہو۔ آپ نے جو فارمولا پیش کیا اس کو سب نے رد کر دیا آپ کی امامت سے منکر ہو بیٹھے اور وہ پہلی بار ہے کہ اُمت موسوی اُس زمانہ میں ایک چیز پر اکٹھی ہوگئی ہو۔ ان کے دل، ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اکٹھے ہوئے تو کس بات پر اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ۔ امام وقت کے انکار پر جو پھٹی ہوئی قومیں ہیں وہ بھی اکٹھی ہو جایا کرتی ہیں۔ پس آج جو سوال اٹھا ہے وہ اس غلط فہمی کی وجہ سے اٹھا ہے۔

امت محمدیہ تو بڑے عرصہ سے بٹتی چلی آرہی ہے۔ احمدیت کو سردست بھول جائیں۔ وہابی، سُنی، بریلوی، شیعہ اور اثنا عشری اور اسماعیلی اور پھر علوی وغیرہ وغیرہ اختلافات تو اتنے شدید اور کثرت سے رہے ہیں کہ مسلسل آپس میں لڑائیاں رہی ہیں۔ خونریزیاں رہی ہیں، مسجدیں مسمار کی گئی ہیں، قتل و غارت ہوا ہے، زندہ جلا دیا گیا ہے اختلافات میں۔ تو آج جو اکٹھ نظر آرہا ہے وہ صرف مرزا صاحب کے انکار کا اکٹھ ہے۔ اس کے سوا کوئی اکٹھ نہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کیا جتنے ہیں وہ عقیدے بتاؤ جس پر

تم اکٹھے ہو۔ پھر آپ کو سمجھ آجائے گی، اکٹھے ہیں ہی نہیں۔ ہر مسجد شروع میں ایک دن میں رمضان شروع ہونے کی قائل تھی عید آئی تو بٹ گئے، پھٹ گئے اسی وقت، ایک مہینہ نہیں صبر کر سکے اتحاد پر۔ انہوں نے آپ کو کیا اتحاد کی تعلیم دینی ہے۔

پس یہ بنیادی چیز ہے۔ جماعت احمدیہ اس فارمولے پر مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے قائم فرمائی گئی جو ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا فارمولا ہے کہ جب لوگ پھٹ جائیں اور بٹ جائیں تو اللہ امام بھیجا کرتا ہے۔ اس امام کی شدید مخالفت ہوتی ہے لیکن وہ مخالفت اس کو مار نہیں سکتی، یہ قطعی نشانی ہے۔ جھوٹے امام بھی آتے ہیں لیکن مٹ جاتے ہیں مخالفتوں میں، وہ ہر مخالفت کے بعد پہلے سے زیادہ طاقتور ہو کے نکلتا ہے۔ جتنا اس کو سکیڑنے کی کوشش کرو اتنا بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ تاریخ جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوئی ہے کہ نہیں، یہ دیکھنا ہے۔ اور جب ان علماء نے مخالفت شروع کی ہے اور اتحاد کیا ہے مخالفت کا، اس وقت سے ان مجاہدین کو پاکستان میں جہاں سب سے زیادہ مخالفت ہے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا برکتیں عطا فرمائی ہیں، کیا ملک پارہ پارہ نہیں ہو گیا؟ ہر گلی دوسری گلی سے جدا نہیں ہوگئی؟ کیا عزتوں کا احترام نہیں اٹھ گیا؟ کیا رمضان میں گینگ ریپ کے واقعات نہیں ہوئے؟ کیا بچوں کی زندگی کا امن نہیں اٹھا؟ کیا اغوا کے واقعات بڑھ نہیں گئے؟ ڈاکہ، چوری، قتل وغارت، دھماکے، بندوق کی نالی پر لوٹ لینا یہ کیا گھر گھر روزمرہ ہونے والے واقعات نہیں ہیں؟ خدا یہ انعام دیا کرتا ہے اپنے نیک مجاہد بندوں کو!؟

پس جب سے احمدیت کی مخالفت میں پاکستان کے علماء نے خصوصیت سے گٹھ جوڑ کیا ہے اس دن سے آج تک تاریخ کا مطالعہ کرلیں اور پہلے کی تاریخ دیکھ لیں ہزمین آسمان کا فرق ہو

چکا ہے۔ سیاست پھٹ گئی ہے، صوبے جدجدا ہوگئے، لوگوں کے دل پھٹ گئے، ظلم وسفاکی کا دور دورہ ہوگیا، عدالتوں سے انصاف اٹھ گئے۔ اب خدا اپنے نیک پاک بندوں کو جو اس کی خاطر جہاد کرتے ہیں ایسا اجر تو نہیں دیا کرتا۔ کبھی سنا ہے آپ نے کہ خدا نے ایسا اجر دیا ہو؟ تو اگر ہم جھوٹے ہیں تو یہ پکے جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ خدا نے جھوٹوں والا سلوک کر کے دکھایا ہے جو کبھی بھی سچوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔

اور ہمارا کیا حال ہے۔ جب سے ہمیں انہوں نے اسلام سے باہر نکال کر پھینکنے کی کوشش کی ہے جماعت احمدیہ کو اتنی تیزی سے دنیا میں ترقی نصیب ہوئی ہے کہ پہلے جو سو سال میں نہیں ہوتی تھی وہ ایک سال میں ہونے لگ گئی ہے۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ سالانہ پر جو ٹیلیویژن کے ذریعہ مَیں نے بیعتیں لی تھیں ایک سال کی سولہ لاکھ تھیں۔ اب بتائیں ایک دن میں سولہ لاکھ بیعتیں، سال بھر کی مگر اکٹھی ایک دن میں ہوئی ہیں۔ یہ کسی احمدی کیمرے یہاں آنے سے پہلے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا۔ چند ہزار ہوا کرتی تھیں۔ تو سلوک خدا نے عجیب شروع کر دیا ہے۔ خدا کو ہو کیا گیا ہے، جھوٹوں کو اتنی برکت اور سچوں سے ایسی دشمنی کہ جو تھوڑا بہت بچ رہ گیا تھا وہ بھی ان سے کھینچ نکالا۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے متعلق اتنا جھوٹ بولا جارہا ہے کہ آدمی شمار ہی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان باتوں پر غور فرمائیں تو آپ کو فرق کی وجہ سمجھ میں آجائے گی۔ ہم ایک امام کو ماننے کی وجہ سے امت سے جدا کئے گئے اور اس امام کی مخالفت کی بنا پر یہ اکٹھے ہوئے، آپس کے عقیدہ کے اتفاق کی وجہ سے اکٹھے نہیں ہوئے۔ آج تک اسی طرح ہیں، جو وہاں عقیدہ تھا اب بھی وہابی عقیدہ ہے، جو شیعہ عقیدہ تھا اب بھی شیعہ عقیدہ ہے اس لئے ایسا اتفاق کیسا ہوا۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں کی نماز میں فرق

انہی صاحب کے دوسرے سوال نماز میں فرق سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو بڑی سادہ سی بات ہے۔ نماز کے الفاظ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مروی ہیں ہماری اور آپ کی نماز کے درمیان ایک ذرہ بھی فرق نہیں ہے۔ قبلہ وہی ہے، مسائل وہی ہیں، وضو کے، غسل کے، نماز کے الفاظ کے اور دعاؤں کے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں ایک ذرہ کا بھی فرق نہیں۔ اس لئے یہ بات اگر کوئی کہتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اب کوئی جھوٹ بولے تو اس کا کیا علاج کریں۔ سو فیصدی وہی نماز ہے۔ اب یہاں ہوگی وہی نماز۔ آپ دیکھ لینا مَیں کس طرح نماز پڑھاتا ہوں، کیا پڑھتا ہوں، صاف نظر آجائے گا آپ کو کہ نماز وہ ہے کہ نہیں۔

مہمان دوست نے پھر کہا کہ کسی نے یہ کہا تھا کہ شاید آپ نے تھوڑی سی ترمیم کردی ہے جو کہ آپ نے اپنے احمدی نظریہ کے مطابق کی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مَیں سمجھ گیا ہوں جَزَاكَ اللّٰه۔ آپ کا سوال بالکل صاف ہے۔ آپ تو شریف النفس صاف آدمی ہیں، کوئی غلط بات نہیں کی آپ نے۔ جو جھوٹ ہے مَیں آپ کو یہی کہہ سکتا ہوں کہ جھوٹ ہے۔ ایک ذرہ بھی ترمیم نہیں کی گئی، ایک نقطہ بھی ترمیم نہیں کی اور اگر ہم کریں تو ہم کافر ہو جائیں گے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ نماز جو آپؐ نے سکھی ہے اس میں ترمیم کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور اسلام سے خارج ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 20-14 جون 2002ء)

......☆......☆......☆......☆......☆......

اشعار ”دستِ قبلہ نما“ کی تشریح

از: محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد

ہے دستِ قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہے دردِ دل کی دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱) کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ قبلہ دکھانے والا ہے۔ یعنی اس عقیدہ کی وجہ سے خدا کی طرف توجہ ہوتی اور اُمت میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ کلمہ ہے جو دردِ دل یعنی محبت الٰہی کی دوا ہے۔ یعنی فطرت میں ایک برتر ہستی کی تلاش کی جو تڑپ رکھی گئی ہے اس کا علاج کلمہ طیبہ ہے۔

کسی کی چشمِ فسوں ساز نے کیا جادو
تو دل سے نکلی صدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۲) کسی کی (یعنی اپنے محبوب اور پیارے خدا کی) جادوئی آنکھ نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ بے اختیار دل سے یہی آواز نکلی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اللہ کے سوا اور کوئی محبوب، معبود اور مسجود نہیں ہے۔

جو پھونکا جائے کانوں میں دل کے مُردوں کے
کرے گا حشر بپا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۳) کلمہ طیبہ میں وہ تاثیر ہے کہ اگر مُردہ دلوں کے کانوں میں بھی اس کو پڑھ دیا جائے تو اُن کے اندر بھی ایک حشر برپا ہو جائے گا۔ یعنی وہ روحانی مردے بھی اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

قریب تھا کہ میں گر جاؤں بارِ عصیاں سے
بنا ہے ٹیک عصا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۴) قریب تھا کہ میں گناہوں کے بوجھ سے گر جاتا لیکن کلمہ طیبہ نے عصا (سوٹی) بن کر مجھے سہارا دیا ہے۔

گرہ نہیں رہی باقی کوئی مرے دل کی
ہوا ہے عُقدہ کُشا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۵) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے عقیدہ کی وجہ سے میرے دل میں کوئی گانٹھ (یعنی شک وشبہ) باقی نہیں رہا۔ گویا اس کلمہ طیبہ نے تمام گانٹھیں اور گرہیں کھول دی ہیں۔

عقیدۂ ثنویّت ہو یا کہ ہو تثلیث
ہے کذب بحث و خطا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۶) بُت پرستی کا عقیدہ ہو یا تین خداؤں کے ماننے کا یہ سب جھوٹی اور غلط بحث ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

ہے گاتی نغمۂ توحید نَے نیستاں میں
ہے کہتی بادِ صبا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۷) نیستان یعنی وہ جگہ جہاں پر بانسری بنانے والی جھاڑیاں اُگتی ہیں اُن سے بھی خدا کے ایک ہونے کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ اور صبح کی نرم اور خوشگوار ہوا بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتی ہے۔

ترا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع
اگرز باں سے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۸) اگر تمہارے دل میں بُت رکھے ہوئے ہیں تو پھر زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ بھی دیا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یعنی دل کے بُت خانے سے بتوں کو پہلے صاف کرنا ہوگا۔ پھر کلمہ پڑھنے کا فائدہ ہے۔

حضور حضرتِ دیّاں شفاعتِ نادم
کرے گا روزِ جزا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۹) حضرت دیّاں یعنی بدلہ دینے والے خدا کے سامنے روز

جزا یعنی قیامت کے دن (اپنے گناہوں پر) شرمندہ ہونے والے کی شفاعت کلمہ طیبہ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی کرے گا۔

زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دَم میں ہوگی دُور
ہُوا جو جلوہ نما لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۰) اگر کلمہ طیبہ کا حقیقی جلوہ زمین پر ظاہر ہو جائے تو زمین سے شرک کی تاریکی ایک دم میں دُور ہو جائے گی۔

ہزاروں ہُوں گے حسیں لیک قابلِ اُلفت
وہی ہے میرا پیا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۱) دُنیا میں ہزاروں خوبصورت لوگ ہوں گے لیکن میرا محبوب اور معشوق جو محبت کے قابل ہے وہ صرف وہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

نہ دھوکا کھائیو ناداں کہ شش جہات میں بس
وہی ہے چہرہ نما لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۲) اے نادان! دُنیا میں کہیں دھوکا نہ کھانا کہ چھ جہات میں اگر کسی کا چہرہ نظر آتا ہے تو وہ صرف لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی کا ہے۔ (دوسرے سب اس کے مظاہر ہیں۔)

چُھپی نہیں کبھی رہ سکتی وہ نگہ جس نے
ہے مجھ کو قتل کیا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۳) وہ نگاہ جس نے مجھے (محبت سے گھائل کر کے) قتل کردیا ہے۔ یعنی جس کی محبت میں مَیں مرتا ہوں۔ وہ چھپی نہیں رہ سکتی۔ اور وہ نگاہ ہے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔

بروزِ حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کرے گا ایک وفا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۴) حشر یعنی قیامت کے دن سب تیرا ساتھ چھوڑ جائیں گے (کیونکہ سب کو اپنے نفس کی فکر لاحق ہوگی) اگر اس دن کوئی تجھ سے وفاداری کرے گا اور تیرا ساتھ دے گا تو وہ ہوگا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

JMB Ricemill Pvt. Ltd.

AT: TISALPUT, P.O.: RAHANJA, BHADRAK, PIN-756111
Ph: 06784-50853 Res: 50420

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے" (کلام امام الزمان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام اور آپ کی پاکیزہ تحریرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر میں

سچائی کی باتیں

اللہ تعالیٰ کی محبت کی باتیں ہوں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے قصے ہوں یا قرآن کریم کی تعریف ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان موضوعات پر جب بھی قلم اٹھایا ہے ایک عام پڑھنے والا فوراً محسوس کرتا ہے کہ یہ سچائی کی باتیں ہیں اور سچا عشق یہاں ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑے مخالف نے بھی آپ کے کلام سے استفادہ کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولانا ظفر علی خان احمدیت کے صف اوّل کے مخالف تھے جنہوں نے ساری عمر اپنی تقریر و تحریر اور اپنے اخبار ''زمیندار'' میں احمدیت کی مخالفت کی ہے۔ لیکن ان کی جو مسجد کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں بنی ہوئی ہے آپ وہاں جا کر دیکھیں تو ابھی تک اس مسجد پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان میں فارسی کا یہ شعر بھی ہے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

کہ اگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی دلیل چاہتے ہو تو پھر آپؐ کے عاشق ہو جاؤ۔ کیونکہ محمدؐ ہی محمدؐ کے حسن کی دلیل ہے۔ حسن کی دلیل تو سوائے عشق کے اور کچھ نہیں ہوا کرتی۔ وہ تو ایسا وجود ہے کہ اس کو دلیلوں کی ضرورت نہیں۔ وہ عاشق بناتا ہے۔ ایک حسین کے لئے باہر کی دنیا سے دلیلیں نہیں ڈھونڈی جاتیں۔ کیونکہ اس کا اپنا وجود دلیل ہوتا ہے۔ جب تک ایک آدمی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق اور سچا عشق نہ ہو۔ اس نے آپؐ کی ذات کے متعلق سوچا نہ ہو اور ہر پہلو سے آپ کی پاکیزہ زندگی کا جائزہ نہ لیا ہو۔ اس وقت تک یہ شعر اس کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس مضمون کو آپ دوسرے شعراء کے کلام میں تلاش کریں لیکن کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

تحریر کے متعلق تو مجھے یاد نہیں لیکن اپنے بیان میں مولانا ظفر علی خان نے ایک دفعہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جتنے بھی شعر کہے گئے ہیں کہیں ایک شعر کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس سے زیادہ Concentrated محبت کا اظہار نہیں پایا جاتا جتنا اس شعر میں پایا جاتا ہے ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

یعنی جب خدا اور رسولؐ کے عشق کی بات آئی تو اس شخص کو بھی، جو شاعری میں کمال رکھتا تھا اور بڑا فصیح البیان شاعر سمجھا جاتا تھا، اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا کسی اور کا شعر ہی نہیں ملتا۔ کیا وجہ ہے؟ اس لئے کہ دل نے

گواہی دی کہ سچا عشق یہاں ہے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں آپ کو عشق و محبت کے ایسے ایسے انوکھے مضامین ملیں گے کہ اس کے بعد ایک منصف مزاج یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹے کا کلام ہے۔"

(مطبوعہ الفضل 9 / مارچ 1983ء)

عظیم الشان کلام

"...... کیسا عجیب کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو اپنی وحی سے اس کے دل کو چمکاتا ہے اور اسے نور بخشتا ہے اس کا کلام عام انسانوں کے کلام سے بالکل مختلف ہو جاتا ہے، اس کی نظر اور بصیرت بالکل بدل جاتی ہے۔ اس عظیم الشان کلام کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے اور انسان کی روح اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کی برکت سے کتنا عظیم الشان رہنما ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔"

(الفضل 13 / جون 1983ء)

ہر مشکل کا علاج

ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شور فغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے رب کے حضور پناہ ملی اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے اور کوئی وار ایسا نہیں ہوسکتا جو ماں پر پڑے بغیر بچے پر پڑ جائے ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یار نہاں میں

ہم تو اپنے یارِ نہاں میں چھپ بیٹھے ہیں۔ اے لوگو! اب کس پر وار کرو گے۔ کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑ سکے اس لئے جس کو خدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دنیاوی خوف سے آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے ہر مشکل کا علاج اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشقِ الٰہی کی آگ ہے۔"

(الفضل 26 / جون 1983ء)

پر اثر کلام

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ 1982ء کے افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف منظوم کلام

"بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں"

سنایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پاکیزہ اشعار کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

"...... جب آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنی تو دل کی جو حالت ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ کوئی الفاظ نہیں جن میں اس کی کیفیت کو بیان کیا جاسکے۔ کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معین کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے لئے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہ ترقی اسلام ہے جس پر

چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے جس رستے سے خدا ملتا ہے۔ بے شمار رحمتیں ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنہوں نے ''انانیت'' کی ساری راہیں بند کردیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں ایک ایک شعر ایک ایک مصرع، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے کوئی سعید فطرت اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیسے کریں ہمیں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کرسکیں، ہمیں عربی نہیں آتی، ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اسی طرح کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آگیا ہے جس کے آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔ ایسا پراثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام خدا کے حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے متعلق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام

مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر کہا ہوگا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ کے ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ نے اظہار محبت اور عشق کیا۔

(الفضل 18 جون 1983ء، بشکریہ الفضل ربوہ 20/03/02)

NAVNEET JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & "Alaisallah" rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

RAKESH JEWELLERS

01872 21987 (S) PP
01872 20290 (R)
MAIN BAZAR QADIAN.

For every kind of Gold and Silver ornament.

All kinds of Rings & "Alaisallah" Rings also sold

KISHEN SETH, RAKESH SETH

سو سال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

خلافت کی ناقدری اور مسلمانوں کا واویلا

از: سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم (گینٹوک)

اسلام کے جملہ احکام کا محور و اساس مسئلہ توحید ہے اور یہ توحید عقائد و اعمال کی ہر شاخ اور ہر شکل میں اسلام کا اصل الاصول ہے۔ وہ مسلمانوں میں تمام ان باتوں میں جو فرد اجتماع سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایک کامل توحیدی حالت پیدا کر دینی چاہتا ہے۔ جس طرح خدا کی ذات ہر چیز پر اور ہر جگہ یگانگی وحدت کارفرما ہے اور اسلام نے مسلمانوں کے لئے ان کی تمام چیزیں ایک قرار دی تھیں ان کی شریعت ان کا قانون ان کی کتاب ان کی قومیت ان کا قبلہ ان کا کعبہ اور ان کا مرکز اجتماع اسی طرح انکی حکومت بھی ایک قرار دی تھی۔ یعنی کرۂ ارض پر مسلمانوں کا صرف ایک خلیفہ اور ایک امام ہو۔ چنانچہ خلفاء راشدین کے بعد صرف بنو امیہ کے ابتدائی دور تک مسلمانوں میں وحدت اور یگانگت کی معمولی سی جھلک نظر آتی ہے اس کے بعد کوئی ایسا دور نظر نہیں آیا جب تمام اسلامی سلطنت ایک طاقت پر اکٹھی رہی ہو مختلف وقتوں میں مختلف دعویدار اٹھے جس کا پیر جم گیا خود مختارانہ ڈکٹیٹر شپ جاری کرنے لگا۔ تو مسلمان تفرقہ و انتشار کا شکار ہو گئے۔ نتیجتاً مسلمانوں کے دلوں سے خلافت اور امامت کی قدر بھی جاتی رہی۔

جب مسلمانوں نے اس بابرکت آسمانی نعمت کی ناقدری کی تو جادۂ انحطاط کی طرف گامزن ہو گئے اقبال کی جگہ ادبار عروج کی جگہ تنزل عظمت کی جگہ ذلت حکومت کی جگہ محکومی بالآخر زندگی کی جگہ موت ان پر چھا گئی۔ اس لئے وہ ان برکات سے محروم ہو گئے جو خلافت راشدہ سے وابستہ تھیں۔ ایسے تفرقہ و انتشار کے زمانہ کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے لئے یہی علاج تجویز فرمایا تھا کہ

تلزم جماعة المسلمين واما مهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدرك الموت وانت علىٰ ذالك

(بخاری كتاب الفتن باب كيف الامر اذالم تكن جماعة)

یعنی جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو جماعت کا کہلائیگا۔ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔ اس جماعت کو لازم پکڑنا اور ان کے ساتھ شامل ہو جانا اور جن کا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ لوگ ہوں گے ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جانا۔ خواہ وہاں تجھے بھوکا رہ کر مرتے دم تک درخت کی جڑیں چبانا پڑے۔ وہیں رہنا یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ ان پراگندہ فرقوں سے تیرا تعلق ہو۔

چنانچہ الٰہی وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کیمطابق اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے کہ جس میں یہ بابرکت روحانی آسمانی نظام قائم ہے۔ لہٰذا آج ہم بانگ دُہل کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی آیت استخلاف کا مصداق ہے۔ اور جماعت احمدیہ جملہ روحانی برکات سے مالا مال ہو رہی ہے۔ جو خلافت سے وابستہ ہونے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی

ہے۔

خلافت احمدیہ کا مستقبل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب (خلافت احمدیہ) کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔ اور جماعت اسی شان سے ترقی کرے گی۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا۔ کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ جون 1982ء)

پس اے احمدیو! تمہاری یہ خوش بختی ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ ورنہ اس نعمت سے محروم لوگوں کا واویلا دیکھو کہ وہ کیا رونا رو رہے ہیں۔

فروری 1974ء میں لاہور مسلم سربراہان کی کانفرنس کے موقع پر مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید نے ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کا عنوان دے کر لکھا:

''اتنے تفرق اور تشتت کے باوجود کبھی بھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر شام کا رخ کس طرف ہے۔ مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کونسی ہے۔ اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افیون شیطان نے کان میں پھونک دیا وہ دماغوں سے نہیں نکلتا۔''

(صدق جدید یکم مارچ 1974ء)

قارئین کرام! خلافت راشدہ کی اہمیت اور ضرورت سے کون انکار کرسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مخالفین نے بھی بے ساختہ اس کا نظارہ کرنے کی تمنا کی ہے۔

مدیر تنظیم اہل حدیث لاہور نے 12 ستمبر 1969 کو نہایت حسرت سے تحریر فرمایا:

''اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے۔ اور بھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔''

اخبار وکیل 15 جنوری 1927ء میں لکھا ہے:

''اس مرض کا حدوث آج سے نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔ مسلمانوں نے پہلے انفرادی زندگی میں یہود و نصاریٰ کی اتباع کی اور اب اجتماعی زندگی میں کرنے لگے ہیں۔ اس کا نتیجہ تنسیخ خلافت ہے۔''

اسی طرح مشہور اخبار الجمعیۃ دہلی 14 اپریل 1926ء کو لکھتا ہے:

''دفعۃً پردہ اٹھ گیا دنیا کو صاف نظر آگیا کہ امت مسلمہ اگر کسی مجتمع شیرازہ اور کسی بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے تو آج صحیح معنوں میں امت مسلمہ موجود ہی نہیں ہے۔ بلکہ منتشر اوراق ہیں چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔ چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں جن کا نہ کوئی ریوڑ ہے اور نہ گلہ بان۔''

معاند احمدیت مولانا ابوالحسن ندوی نے لکھا:

''اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور

اس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے تھے۔ اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں۔

(تعمیر حیات لکھنؤ)

اس طرح شاعر مشرق علامہ اقبال نے خلافت کو دوبارہ واپس لانے کی تمنا ان الفاظ میں کی ہے کہ:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

پاکستان کا ایک ریٹائرڈ جج A.R.CHENGIGE بعنوان ''ایک ریٹائرڈ جج ملزم کے کٹہرے میں'' کے عنوان سے لکھتا ہے:

''تم نے پاکستان کے قیام کی جدّ و جہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارو گے۔ اور خلافت قائم کرو گے۔ مگر پاکستان بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا۔ اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا۔''

(نوائے وقت 31 اکتوبر 1977)

قارئین! کتنی عجیب بات ہے کہ خدا کی قائم کردہ خلافت سے آنکھیں موند کر یہ لوگ حسرت سے آہیں بھر رہے ہیں ان کی قسمت میں سوائے محرومی اور ناکامی کے کچھ نہیں ہے۔

موجودہ پر آشوب دور میں مسلمانوں کی مختلف خود ساختہ تنظیموں کی طرف سے قہر مذمت میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو بچانے اور تنزل و پستی سے باہر نکالنے کے لئے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جا رہی ہیں۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کیونکہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت ہی تحدی سے فرمایا ہے کہ:

''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔ اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کر دیتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 اپریل 1993ء)

اللہ ہمیشہ خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم

دنیا کے ھم و غم

''ہمہ تن دنیاوی امور میں کھویا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے .... میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ھم و غم میں گرائے جاتے ہیں وہ آگ ہیں جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں۔ میرا دل سخت ہو جاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو جیفہ دنیا کی تڑپ میں کڑھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 325)

اڑیسہ میں احمدیت

محترم سید نیر احمد صاحب سونگھڑہ، اڑیسہ

ماہِ رمضان کی تین تاریخ ۱۳۱۷ھ کو حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحبؓ سے اطلاع پاکر سونگھڑہ کے تقریباً پانچ صد افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اپنا بیعت نامہ تحریر کیا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد ان کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ امام الزمان کا دیدار کریں۔ چنانچہ اس تمنا کو دلوں میں لئے اسی سال یعنی ۱۹۰۰ء میں ہی سات ۷ افراد دور دراز قادیان کی طرف نکل پڑے۔ آج بھی قادیان جانا ہوتا ہے تو لوگوں کو کئی مرتبہ سوچنا پڑتا ہے اور قبل از سفر مختلف انواع کے انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ آج کے دَور میں جب کہ سونگھڑہ سے قادیان کے سفر میں بہت سہولت ہوچکی ہے، پھر بھی کم از کم ایک بس اور تین ریل گاڑیاں تبدیل کرنی پڑتی ہیں اور یہ سفر بھی دو دن سے لے کر تین دن کا ہوتا ہے اس سے بخوبی اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُس زمانہ کا سفر اپنی تکالیف اور پریشانیوں کے لحاظ سے، راستوں کی بدامنی کی وجہ سے کس قدر مشکلات و مصائب والا تھا۔ جس دن وہ سات مستعد عازمین سفر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے تو اس دن ان کے ساتھ حضرت منشی سیّد تفضل حسین صاحبؓ بھی تھے۔ سفر کے آغاز میں اور آخر میں ان کے ساتھ دو ایسے واقعات پیش آئے جن کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

سفر پر نکلنے سے پہلے انہوں نے سید عبدالرحیم صاحبؓ (جنکی تبلیغی کوششوں سے وہ لوگ احمدی ہوے تھے) کو بلایا اور یوں مخاطب ہوئے کہ "اے عبدالرحیم! یہ بات جان رکھو کہ ہم دھان اگانے والی زمین بیچ کر امام مہدی کو دیکھنے کیلئے جا رہے ہیں، اگر وہ شخص جھوٹا نکلا تب یہ ساری رقم ہم تم سے پائی پائی وصول کریں گے۔"

حضرت تفضل حسین صاحبؓ کی دو بیٹیاں غیر احمدی مسلمانوں میں بیاہی تھیں۔ انکی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ ان کے بڑے بھائی اور بیٹی اور دامادوں نے یہ لالچ دینے کی کوشش کی کہ اگر وہ احمدیت سے متنفر ہوجاتے ہیں تو تادمِ حیات وہ لوگ اُنکی خدمت کرتے رہیں گے۔ انکے لئے تمام تر سہولیات مہیا کرائیں گے اور انکی وفات کے بعد اُن کو نامور لوگوں کے ساتھ دفن کریں گے۔

اپنی موت کو قریب دیکھتے ہوئے بھی حضرت مولوی تفضل حسین صاحبؓ نے جواب دیا کہ "بھائی! آپ لوگوں کی خدمت کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ کے نامور لوگوں میں دفن ہونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں مر جاؤں تو آپ لوگ میری نعش کو کتوں کے سامنے پھینک دیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن مہربانی کر کے مجھے جھوٹا کہنے پر مجبور نہ کرنا۔ میں ایک ایسا چہرہ دیکھ کر آیا ہوں جو ہرگز جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔"

حضرت تفضل حسین صاحبؓ کا نام اور ان کا یہ دلیری سے بھرا بیان اڑیسہ کی احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے سنہری الفاظ سے لکھا رہے گا اور اڑیسہ کا ہر احمدی آپ کی اس قربانی کو صدا یاد رکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دستِ مبارک پر بیعت کر کے آپ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس گروہ میں شامل ہو چکے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ وعدہ فرمایا ہے:

"رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔"(98:9)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت وجودوں کے نقوشِ قدم پر چل کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بشارت دی:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

صوبہ اڑیسہ کے 12 اصحاب احمد رضی اللہ عنہم

(مکرم سید شاہد احمد صاحب سونگڑہ)

وہ بارہ خوش نصیب فرزندان اُڑیسہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ جن پر سرزمین اڑیسہ کو ناز ہے۔ اِن کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت مولوی سید عبدالرحمٰن صاحبؓ
۲۔ حضرت سید سعید الدین صاحبؓ
۳۔ حضرت سید احمد حسن صاحبؓ
۴۔ حضرت منشی سیّد نیاز الدین صاحبؓ
۵۔ حضرت سید عبدالستار صاحبؓ
۶۔ حضرت منشی سید تفضّل حسین صاحبؓ
۷۔ حضرت منشی سید شفیق الدین صاحبؓ
۸۔ حضرت خان سید ضیاء الحق صاحبؓ
۹۔ حضرت سید اکرام الدین صاحبؓ
۱۰۔ حضرت سید نیاز الدین صاحبؓ
۱۱۔ حضرت الحاج سید حاجی احمد علی صاحبؓ
۱۲۔ حضرت سیّد اختر الدین صاحبؓ

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص 617)

هٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

K.A.NAZEER AHMED

Mobile: 9847354898
Ph. Res.: 0495-405834
Off:0495-702163
13/602 F
Rly. Station Link Road
Near Apsara Theatre
Calicut-673002

All Kinds of Belts, School [illegible] & Caps
WHOLESALE AND RE[illegible]
SELLERS
BAG AND CHAPPAL[illegible]

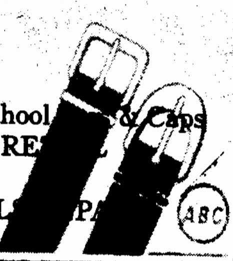

APSARA BELT CORNER

DIL BRICKS UNIT

PH: 06723-35814

DELAWAR KHAN (EX. ARMY)
VILL :- KARDAPALLI
P.O. TIGIRIA
DISTT- CUTTACK (ORISSA)

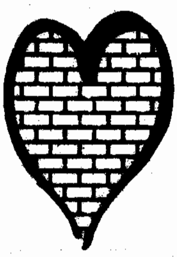

سووینیر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک سووینیر شائع کر رہی ہے۔ ان شاء اللہ جملہ قائدین علاقائی و قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اور اپنی مجلس عاملہ کی ایک تصویر نیز اپنی مجلس کی گذشتہ اہم تصاویر و مساعی کی مختصر رپورٹ تیار کر کے 30 جولائی 2002ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فوائد بیعت در سلسلہ احمدیہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

جب سے بیعت میں میں داخل ہوگیا
تارک جملہ رذائل ہوگیا
توڑ ڈالے بتکدے کے سب صنم
جب سے ان مژگاں کا گھائل ہوگیا
اک نظر ترچھی پڑی صیاد کی
طائر دل نیم بسمل ہو گیا
ہو گئی آنکھوں میں یہ دنیا ذلیل
اور مقدم دین کامل ہوگیا
مال اور املاک وقف دیں ہوئے
شوق جاہ ومال زائل ہوگیا
جہل کی تاریکیوں میں تھا اسیر
احمدی ہوتے ہی فاضل ہوگیا
پہلے منکر دین کا تھا اور اب
قائل جملہ مسائل ہوگیا
ہر عمل میں روح تقویٰ مستتر
ہر عقیدہ با دلائل ہو گیا
کیا عجب اس سلسلہ کا حال ہے
کل کا جاہل [illegible] ہوگیا
پہلے ڈر جاتا تھا [illegible] سے
اب میں مولانا کے قابل ہوگیا
تھا کبھی جو تارک فرض و سنن
اب وہ پابند نوافل ہوگیا
کشتہ لذات دنیا ۔ العجب
نفس امارہ کا قاتل ہوگیا
ہو گیا شیطان مجھ سے ناامید
سحر اس کافر کا باطل ہوگیا
جنگ ہے باطل سے میری ہر گھڑی
اس قدر میں حق میں واصل ہوگیا

ہو کے مخمور مئے حسنِ ازل
مجھ سا نالائق بھی قابل ہوگیا
عادت و اخلاق دلکش ہوگئے
جامع حسن و فضائل ہوگیا
نور عرفاں ہوگیا مجھ کو نصیب
کور دل تھا ۔ صاحبِ دل ہو گیا
طاعت و اخلاص و استغفار سے
قلب مظلم شمع محفل ہوگیا
ہوگیا مشہور جو مسموع تھا
جب سے فیضِ شیخ کامل ہوگیا
اب دعائیں بھی لگیں ہونے قبول
فضلِ ربی جب سے شامل ہوگیا
حُبِ قرآں ۔ عشق ختم المرسلین
ہر رگ و ریشے میں داخل ہوگیا
دوست سے باتیں بھی کچھ ہونے لگیں
پردہ اٹھا ۔ گھر میں داخل ہوگیا
رنگ مجھ پر چڑھ گیا دلدار کا
کیا کہوں کیا مجھ کو حاصل ہوگیا
دوستو کیا کیا بتاؤں نعمتیں
اب تو گننا ان مشکل ہوگیا
ہے ترقی ہر گھڑی انعام میں
خُلد دنیا ہی میں حاصل ہوگیا
اب بھی کیا کچھ شک کی گنجائش رہی؟
جب ظہور بدر کامل ہوگیا
خاتمہ بالخیر کردے اب خدا
راستہ سیدھا تو حاصل ہوگیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایلوپیتھک نقطئہ نگاہ سے

نزلہ، زکام، کھانسی اور ان کا علاج

ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب

ہمارے معاشرے میں شائد ہی کوئی فرد یا بشر ایسا ہو جسے نزلہ۔ زکام و کھانسی سے واسطہ نہ پڑا ہو۔ ہم میں سے جب کسی کو یہ شکایت ہوتی ہے تو ضرور کسی معالج سے رجوع کرتا ہے۔ اور وہ معالج فوراً ایک نسخہ لکھ کر نہایت خوش اخلاقی سے آپ کے ہاتھ میں تھما دیتا ہے اور آپ مطمئن ہو کر واپس گھر تشریف لاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اصل میں حقیقت کیا ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

نزلے کی وجوہ

نزلہ، زکام کوئی خطرناک بیماری نہیں۔ اس بیماری کی اصل وجہ ایک وائرس ہے۔ جو اتنے چھوٹے جراثیم ہوتے ہیں کہ عام خوردبین سے بھی نظر نہیں آتے۔ ان کو مکمل طور پر مارنے کی کوئی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ یہ بیماری اپنی مدت پوری کر کے خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اس کے ٹھیک ہونے میں چار سے چودہ دن لگ سکتے ہیں تاہم اس سے پیدا ہونے والے حالات بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں جیسے ناک کا بند ہو جانا یا بہت زیادہ بہنے لگنا، چھینکوں کا آنا، سر میں یا جسم میں درد ہونا اور پھر معمولی بخار کا ہو جانا یعنی انسان کچھ کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ نزلہ، زکام کی تمام تر دوائیں بیماری کو جڑ سے ختم نہیں کرتیں بلکہ صرف بیماری سے پیدا ہونے والی تکلیفوں کو محض چند گھنٹوں کے لئے کم کر دیتی ہیں۔ جونہی دوا کا اثر ختم ہوتا ہے۔ تکلیف زیادہ شدت کے ساتھ واپس آجاتی ہے۔

کھانسی کی حقیقت

یہی حال کھانسی کا ہے۔ یہ بھی نزلہ زکام کی طرح ایک عام شکایت ہے۔ لیکن یہ خود سے کوئی بیماری نہیں بلکہ ہماری سانس کی نالی کو صاف رکھنے کا ایک قدرتی طریقہ ہے۔ ہمارے منہ اور ناک سے لے کر پھیپھڑوں تک ایک نالی ہوتی ہے جسے Wind Pipe یا Trachea کہتے ہیں۔ یہ نالی (سانس کے ذریعہ) ہوا کو پھیپھڑوں تک پہنچاتی ہے۔ اس نالی میں غدود ہوتے ہیں جو بلغم پیدا کرتے ہیں۔ سانس لیتے وقت ہوا کے ساتھ ساتھ جو مٹی، گرد وغیرہ اندر چلی جاتی ہے وہ پھیپھڑوں تک پہنچنے سے پہلے ہی بلغم کے ساتھ چپک جاتی ہے اور اس طرح سانس میں رکاوٹ کی وجہ سے ہمیں کھانسی اٹھتی ہے اور یہ گندا بلغم باہر نکل آتا ہے۔ یعنی کھانسی پھیپھڑوں کو صاف ہوا پہنچانے کا ایک قدرتی ذریعہ ہے اور اس کو دوا دے کر ختم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض اوقات کھانسی خشک ہوتی ہے یا سینے کی کسی بیماری کی علامت ہوتی ہے۔ اس صورت میں اس بیماری کا علاج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن علیحدہ سے صرف کھانسی ختم کرنے کے لئے کوئی دوا کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

علاج

جب آپ عام کھانسی کی شکایت لے کر معالج کے پاس جاتے ہیں تو وہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے آپ کو کوئی دوا نہ دی تو آپ اس کو ایک اچھا معالج نہیں سمجھیں گے۔ اس لئے وہ خواہ مخواہ آپ

کو بظاہر کھانسی روکنے والی دوا دے دیتا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو معالج ہر مریض کو پانچ سات دوائیں نہ دے۔ ایک ٹیکہ نہ لگائے لوگ اس کو اچھا معالج نہیں مانتے۔ اس میں سارا قصور ہمارا ہے۔ ہمیں اپنی اس سوچ کو بدلنا چاہئے اور اسی معالج کو اچھا سمجھنا چاہئے جو مریض کو مکمل توجہ سے دیکھے اور صرف ضروری اور کم سے کم دوائیں دے۔

ادویات

کھانسی کی شکایت کے لئے معالج عام طور پر دو قسم کی دوائیں تجویز کرتے ہیں پہلی قسم، کھانسی روکنے والی دوائیں Cough Suppressants کہلاتی ہیں۔ یہ دماغ کے اس حصے کو جو کھانسی کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے سن کر دیتی ہیں یا سلا دیتی ہیں۔ ایسی دواؤں کے استعمال سے نیند بہت آتی ہے۔ یہ دوائیں بہت مخصوص اور بہت کم صورتوں میں استعمال کرنی چاہئیں۔ عام کھانسی کے لئے یہ دوائیں خطرناک بھی ہوسکتی ہیں اور آپ کے قیمتی پیسے کا ضیاع بھی۔

دوسری قسم کی دوائیں، کھانسی کو فروغ دینے والی دوائیں یا Cough Expectorants کہلاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کے استعمال سے بلغم نرم ہو جاتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ اس کو نکالنے کا عمل آسان ہو جاتا ہے لیکن اس بات کا کوئی ٹھوس سائنسی ثبوت موجود نہیں۔ یہ تو تکلیف میں پھنسے ہوئے کسی شخص کو جھوٹی تسلی دینے والی بات ہے۔ کسی بھی اس قسم کی دوا سے کھانسی کا عمل بس اتنا ہی آسان ہو جاتا ہے جتنا نیم گرم پانی یا قہوے وغیرہ کے چند گھونٹ پینے سے ہوتا ہے۔

معالج خاص طور پر نزلے کے مریض کو ایک اور قسم [illegible] دیتے ہیں جسے Antihistamine یا اینٹی الرجی دوائیں کہتے ہیں۔ لیکن میڈیکل کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ یہ دوائیں معمولی فائدہ بھی پہنچا سکتی ہیں۔

تدابیر

آپ یقیناً یہ سوچ رہے ہوں گے کہ نزلہ، زکام کھانسی میں اگر کوئی دوا کارگر نہیں تو پھر اس تکلیف دہ صورت حال سے کس طرح نمٹا جائے۔

آیئے ہم آپ کی مدد کرتے ہیں۔

اگر آپ کو نزلہ، کھانسی ہے تو یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس کا کوئی ایلوپیتھی علاج ایسا نہیں جس سے یہ فوراً ختم ہو جائے۔ اس لئے آپ کو کوئی دوا کھانے کی ضرورت نہیں البتہ تکلیف ختم یا کم کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔

1۔ خوب آرام کریں۔ اگر سردیوں کا موسم ہے تو اپنے آپ کو گرم رکھیں، دھوپ میں بیٹھیں اور اچھا کھانا کھائیں۔

2۔ اگر آپ کی ناک بند ہے تو اسے پانی سے صاف کرتے رہیں۔ رات کو سونے سے پہلے اور ایک یا دو مرتبہ دن میں بھی گرم پانی کی بھاپ لیں۔ اس سے سونے کے دوران آپ کا ناک کھلا رہے گا اور آپ نسبتاً آسانی سے سانس لے سکیں گے۔ ایسا کرنے سے کھانسی میں بھی افاقہ ہوگا۔

3۔ گلے کی سوجن و درد میں غرارے کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ ایک گلاس نیم گرم پانی مین آدھا چمچ نمک ملا کر اس کے غرارے کریں۔ اس کے علاوہ نیم گرم پانی و دیگر گرم مشروبات مثلاً قہوہ، یخنی، سوپ وغیرہ پیتے رہیں۔ اس سے گلے کی ٹکور ہوتی رہے گی اور جسم میں طاقت بھی آئے گی۔ پانی میں لیموں اور شہد ملا کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

4۔ اگر آپ کو ہلکے بخار کے ساتھ جسم میں درد بھی ہو تو [illegible] کے مطابق پیراسیٹامول کی گولیاں بھی کھائی جا سکتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ [illegible]سٹامول صرف بخار اور درد کو کم کرتی

ہے، نزلے کو ختم نہیں کرتی۔

5۔ عام نزلہ، کھانسی میں اینٹی بایوٹک دوا کا استعمال نہ صرف بیوقوفی ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نزلہ وائرس جراثیم سے ہوتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی بھی اینٹی بایوٹک دوا ان کو نہیں مار سکتی۔ ہاں البتہ اگر آپ کو نزلہ، کھانسی کے ساتھ کوئی اور تکلیف بھی ہو جیسے بہت تیز بخار، بہت زیادہ کمزوری، سانس لینے میں دقت ہو تو جان لیں کہ آپ کو عام نزلہ، کھانسی نہیں بلکہ کوئی اور بیماری ہے، ایسے میں فوراً معالج کو دکھانا چاہئے۔

بچوں میں نزلہ کھانسی کا علاج

نزلہ، کھانسی چھوٹے بچوں میں بھی بہت زیادہ عام ہے۔ پر بچوں کو دوائیں دینے میں اور بھی زیادہ احتیاط کرنا چاہئے۔ فضول اور غیر ضروری دوائیں بچوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

نزلہ، کھانسی کی جن دواؤں کا ذکر اوپر کر آئے ہیں وہ جتنی بڑوں کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہیں اس سے کہیں زیادہ چھوٹے بچوں کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ کھانسی روکنے، بلغم پتلا اور زیادہ کرنے والی اینٹی الرجی اور اینٹی بائیوٹک دوائیں نزلہ، کھانسی میں بچوں کو ہرگز نہ دیں بلکہ ان کو آرام دینے کے لئے سردی میں گرم رکھیں، قہوہ، یخنی، سوپ، لیموں و شہد کا پانی وغیرہ پلائیں۔ بہت چھوٹے بچوں کو مائیں اپنا دودھ ضرور پلائیں۔ ماں کا دودھ بچے کے لئے غذا کے ساتھ ساتھ دوا کی تاثیر بھی رکھتا ہے ان کا ناک صاف رکھیں اس کے لئے نمک ملا پانی زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے اس کے علاوہ پانی کی بھاپ بھی ضرور دیں چھوٹے بچوں میں نزلہ، کھانسی بعض دفعہ نمونیہ یا سینے کی کسی بیماری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے میں معالج کے مشورے کے مطابق اینٹی بایوٹک دوا دینا بھی ضروری ہوتا ہے۔

کھانسی اور نمونیہ میں فرق

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے پتہ چلے کہ بچے کو عام نزلہ، کھانسی ہے یا نمونیہ ہے؟ اس کا طریقہ بہت آسان ہے۔ اگر بچے کو نزلہ، کھانسی کے ساتھ سانس تیز تیز آنے لگے اور وہ سانس لیتے ہوئے اپنے سینے کو زیادہ اندر کھینچنے لگے یا تیز بخار بھی ہو تو سمجھ جائیں کہ عام نزلہ، کھانسی نہیں۔ بچے کو بستر پر سیدھا لٹائیں اور گھڑی دیکھ کر گنیں کہ بچہ ایک منٹ میں کتنی مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اگر دو ماہ سے کم عمر کا بچہ ایک منٹ میں ساٹھ یا زائد مرتبہ سانس لے یا دو ماہ سے ایک سال کا بچہ پچاس یا زائد مرتبہ سانس لے، ایک سال سے پانچ سال تک کا بچہ ایک منٹ میں چالیس یا زائد مرتبہ سانس لے تو یہ خطرے کی بات ہے۔ اسی طرح تھرمامیٹر سے بچے کا بخار دیکھیں اگر بخار ۱۰۰ ڈگری فارنہائیٹ تک ہے تو خطرے کی اتنی بات نہیں ہے اور اگر ۱۰۰ ڈگری فارنہائیٹ سے زیادہ ہے تو خطرے کی بات ہے لہٰذا ان حالات میں اپنے بچے کو فوراً معالج کے پاس یا قریبی ہسپتال لے جائیں اور اس کا باقاعدہ علاج کروائیں اور اپنے معالج کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ یاد رکھیں! نمونیہ ایک خطرناک مرض ہے جو جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے مریض بچوں کو اینٹی بایوٹک دینا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر آپ کے بچے میں یہ علامتیں یعنی سانس کا تیز تیز چلنا پسلیوں کا اوپر نیچے حرکت کرنا اور تیز بخار نہیں ہے تو اطمینان رکھیں اور اسے ہرگز ہرگز اینٹی بایوٹک وغیرہ نہ دیں بلکہ اس کا علاج عام نزلہ اور کھانسی کے طور پر کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔ (نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں ہیلتھ ایکشن انٹرنیشنل ہالینڈ، عالمی [illegible] اور یونیسیف کی مختلف کتب سے [illegible] ہے۔ بحوالہ نیٹورک پبلیکیشنز سردس)

(بشکریہ روزنامہ الفضل مورخہ ۱۳ ؍مارچ ۲۰۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوۃ الی اللہ کے آئینہ میں

قسط اول

از مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

تبلیغ اور دعوۃ الی اللہ ہمارے آج کے زمانہ کی ایک ایسی اہم ضرورت ہے جس نے نوع انسان کے مقدر کا فیصلہ کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہ مقدس فریضہ جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے کہ وہ دعوۃ الی اللہ کے ذریعہ تمام نوع انسانی کو خدا کی توحید کے جھنڈے تلے اکٹھا کریں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یوروپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔“

اس زمانہ کے حالات پر نگاہ ڈال کر دل دکھ سے بھر جاتا ہے کہ نوع انسانی کی اکثریت عملاً دہریت کا شکار ہو چکی ہے۔ خدا کا خوف اور نوع انسانی کی ہمدردی مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ دکھ اور آفات شدت اختیار کرتی چلی جا رہی ہیں۔ ایمان اور مذہب کو پسماندگی کی علامت سمجھ کر تمسخر کیا جاتا ہے۔ ایسی مادہ پرست دنیا میں ایک کمزور اور مظلوم جماعت احمدیہ کے افراد کا نوع انسانی کو خدا کی طرف لانا ایک نہایت ہی کٹھن کام ہے اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد مبلغ اسلام بن جائے۔

جماعت احمدیہ جو اس زمانہ میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے اس جماعت کے ہر فرد کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کا فرمان لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے مطابق نبی اکرم کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایک مومن کے لئے ایک کامل نمونہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اسوۂ حسنہ کے ہر پہلو کی طرف راہنمائی فرمائی اور جماعت کو ان راہوں پر گامزن کیا جو قوی سربلندی اور دعوۃ الی اللہ کے لئے ضروری تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور پھر اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔“

﴿ملفوظات جلد سوم صفحہ 391﴾

چنانچہ زیر مضمون قارئین کرام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ کی چند جھلکیاں دکھانی مقصود ہیں جن سے آپ کے داعی الی اللہ باذنہ ہونے کی صفت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

بے قراری، بے چینی اور تڑپ

حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی رضی اللہ عنہ جو عالم جوانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہے وہ روایت کرتے ہیں کہ:

''میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہیء بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا۔ اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ سے کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ''میاں فتح دین! کیا تم اس وقت جاگ رہے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ اسلام کا ہی درد ہے جو ہمیں بیقرار کر دیتا ہے۔''

﴿سیرۃ المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۹ روایت نمبر ۵۱۶﴾

دعوۃ الی اللہ: شرق تا غرب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوۃ الی اللہ کا دائرہ مشرق سے مغرب سے پھیلا ہوا تھا سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہے کہ خدا کا فرستادہ نبی اپنی زندگی میں محض تخم ریزی کرتا ہے پھر بعد میں الٰہی سنت کے مطابق بیج بڑھتا ہے پھلتا پھولتا ہے اور ایک تناور درخت بن جاتا ہے اسی لحاظ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی دعوۃ و تبلیغ کے سلسلہ میں عرب اور یورپ کا ذکر شرق و غرب کی نمائندہ اقوام کی طرف یوں فرمایا ہے:

''اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو اور دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کیوں کہ وہ اندرونی طور پر حق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہوگا کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ان کو پیغام پہنچائیں۔ اگر نہ پہنچائیں تو معصیت ہوگی۔ ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جائیں کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جا پڑے ہیں۔''

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 253﴾

چونکہ دنیا میں بہت بڑی آبادی ایسی ہے جو انگریزی سمجھتی ہے اس لئے دعوۃ الی اللہ کی مہم میں انگریزی زبان کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی جاننے والے احمدیوں کو بطور خاص متوجہ فرمایا ہے کہ وہ اگر اپنی انگریزی کی صلاحیت اس نیت سے بڑھائیں کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی دعوۃ حق غیر از جماعت افراد تک پہنچا سکیں

گے تو ان کے لئے اپنی انگریزی زبان کی استعداد کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کا یہ عمدہ موقعہ ہے۔ ہماری زندگی کی حد نہایت تھوڑی ہے۔ پھر اگر محض انگریزی زبان کی سہولت کی وجہ سے ہم تبلیغ کر کے ثواب کے مستحق بن جائیں کتنا نفع بخش سودا ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

''ہمیں اتفاق نہیں ہوا کہ انگریزی میں لکھ پڑھ سکتے اگر ایسا ہوتا تو ہم کبھی بھی اپنے دوستوں کو تکلیف نہ دیتے۔ مگر اس میں مصلحت یہ تھی کہ تا دوسروں کو ثواب کے لئے بلائیں۔ ورنہ میری طبیعت تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ جو کام میں خود کر سکتا ہوں اس کے لئے کسی دوسرے کو کبھی کہتا ہی نہیں .... یہ سب جو بیٹھے ہیں یہ قبریں ہی سمجھو کیوں کہ آخر مرنا ہے۔ پس ثواب حاصل کرنے کا وقت ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 255﴾

منطقی بحثیں نہیں بلکہ عارفانہ انداز گفتگو

چونکہ دعوۃ الی اللہ کا مقصد فریق مخالف کو ہرا کر خوش ہونا نہیں بلکہ غرض یہ ہونی چاہئے کہ داعی الی اللہ کے پیغام کا اثر دوسرے شخص کے دل پر ہو۔ اس لئے دعوت کے حق میں موعظ حسنہ کے پہلو کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔ بحثوں سے دوسرے کا منہ تو شاید بند ہو جائے لیکن دل کی کھڑکی شاید نہ کھلے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:

''ہر ایک کا کام نہیں کہ دین کے لئے بات کرے۔ پہلے خود متقی ہونا چاہئے تا کہ ''سخن کز دل بروں آید نشیند لجرم بر دل'' (یعنی جو بات دل سے نکلتی ہے وہ بلاشبہ دل میں جا کر بیٹھتی ہے کا مصداق ہو) منطقی بات بدبودار ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس میں بُرے داؤ پیچ ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے منطقیانہ طریقوں کو چھوڑ کر عارفانہ تقریر کا پہلو تلاش کرنا چاہئے۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 405﴾

تبلیغی لحاظ سے انسانوں کی تقسیم

آپؑ فرماتے ہیں:

''دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام، متوسط طبقے کے لوگ اور امراء۔ عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدراہ ہوتی ہے اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو.......... مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 218﴾

ہماری جماعت کے واعظ کیسے ہوں

اگر احمدی داعیان الی اللہ اور دوسرے داعیان میں واضح فرق نہ ہو تو ہماری کوشش فضول ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدی داعیان الی اللہ میں تین خصوصیات ضرور دیکھنا چاہتے تھے یعنی

(۱) داعی کا ذاتی عملی نمونہ عمدہ ہو۔

(۲) داعی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور جماعت کے عقائد و اختلافی مسائل سے خوب اچھی طرح واقفیت ہو تا کہ مخالفین جماعت کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔

(۳) داعی اپنے اندر صرف زبان اور اظہار کا ملکہ ہی نہ پیدا کرے بلکہ دلی جوش ہمدردی اور دلی جرأت بھی اپنے اندر پیدا کرے تاکہ بے خوف ہو کر تبلیغ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدی داعیان الی اللہ کے بارہ میں حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے:

''یہ امر بہت ہی ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہتر وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے......... اسلئے اوّل چیز جس کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالف کے سامنے شرمندہ ہوں۔......... غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور ان کے دل پر کسی حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔''

﴿ملفوظات جلد 3 صفحہ 369-370﴾

عملی طور سے کچھ کر کے دکھاؤ

23 مئی 1908ء کو یعنی وفات سے صرف تین دن قبل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی فکر تھی کہ دعوۃ الی اللہ کے عملی تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ چنانچہ فرمایا:

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں........ تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا اس کو خبر ہی نہیں ہے......... اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 10 صفحہ 441﴾

اوپر کی سطور میں ذکر آچکا ہے کہ داعی الی اللہ کو محض منطقی بحثوں میں الجھنے کے بجائے دینی مسائل سے پوری معرفت و واقفیت حاصل کرنے کے بعد عارفانہ انداز میں بات کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں غیر مذاہب کے پیروکاروں یا لامذہب لوگوں کو دعوۃ حق دیتے وقت حضور اقدس علیہ السلام کا درج ذیل ارشاد احمدی داعیان الی اللہ کا رہنما ہونا چاہئے۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ آپس کے اختلافات اور تفریق پر بحث کرنے کے بجائے خدا تعالیٰ کی ہستی، اس کی ضرورت اور اس کی صفات پر بات کرنی چاہئے اور مخلوق کو خالق حقیقی کے وجود کی طرف بلانا چاہئے اور دعوۃ فکر دینی چاہئے۔ دیگر مذہبی امور خود بخود آہستہ آہستہ زیر نظر آتے جائیں گے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

''ہر قوم اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ان کے درمیان اختلاف کا دائرہ بہت ہی وسیع ہوتا جاتا ہے۔ مگر ہم جس بات کی دعوت کرتے ہیں اور جو کسی سچائی کے طلبگار کو بتا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا کو تلاش کرے۔ پھر معارف اور حقائق کا دریا بہہ نکلتا ہے۔''

﴿ملفوظات جلد 2 صفحہ 241-242﴾

ایک ایمان افروز واقعہ

مکرمہ قدسیہ یامین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسحٰق صاحب معلم وقفِ جدید بیرون تحریر کرتی ہیں:

''میں نے آپ سے یہاں کے حالات کے بارے میں لکھا تھا تو آپ نے اس کا بڑا موزوں جواب دیا اور آپ کے جواب ہی کی طرح اللہ نے مجھے بتا دیا کہ فی الواقع ہمارا کام دعا اور کوشش کرنا ہے۔ اللہ کی جماعت ہے وہی اسکی تربیت کرسکتا ہے۔ یہاں چیالہ گاؤں (صوبہ آندھرا) میں نومبائعین میں شرک اور بدعت اور بدرسومات اتنی ہیں کہ ہمیں مایوسی ہو رہی تھی۔ لیکن اللہ نے ہماری مایوسی کو دور کرنے کے لیے ایک زندہ نشان ہمیں دکھایا وہ یہ کہ جس گھر میں ہم رہتے ہیں وہاں ایک بزرگ جن کی عمر اسّی سال ہوگی وہ ہیں تو مسلمان لیکن کلمہ تک صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ وہاں کے لوگ ان کو بڑا بزرگ مانتے ہیں۔ ان سے فاتحہ دلواتے ہیں عیدالضحیٰ کے موقعہ پر جب وہ فاتحہ دلوا رہے تھے ہم نے ان کی فاتحہ خوانی دیکھی اس میں انہوں نے کلمہ اور نماز کا کچھ حصہ جس میں بہت غلطیاں تھیں پڑھیں اور انہوں نے ان کے بیٹوں پوتوں نے سب نے مل کر کھانے کے برتن کو سجدہ کیا اور پھر کھایا۔ ان کے بیٹے جو کچھ سلجھے ہوئے ہیں کو ہم نے سمجھایا۔ کہنے لگے کیا کریں یہ پہلے سے کرتے آئے ہیں۔

ماہ اگست میں ہندوؤں کا کوئی تہوار تھا جس میں وہ لوگ مرغیاں کسی دیوی کی مورتی پر چڑھاتے ہیں اس میں ہماری جماعت کے نومبائعین نے چندہ بھی دیا اور مرغیاں اور ناریل بھی چڑھائے۔ ہم نے سمجھایا تو وہ بزرگ ہنسنے لگے کہ یہ مولوی صاحب کہتے ہیں یہ غلط ہے وہ غلط ہے یہ تو ہمارے باپ دادا سے چلا آیا ہے۔ کافی بحث کی اسی رات وہ بیمار ہوئے۔ دل کا دورہ پڑا اٹھ کر پہلے اپنی اہلیہ اور بھانجی سے کہنے لگے (میں بھی وہیں موجود تھی) کہ ایک بزرگ اور میرے دادا دونوں نظر آئے انہوں نے بتایا کہ کلمہ سورۃ جو یاد ہے سناؤ۔ جب میں نے سنایا تو انہوں نے کہا کہ اس میں تو بہت غلطیاں ہیں میں نے کہا کہ مجھے تو یہ سب میرے دادا نے سکھائے تھے اتنا کہتے ہی آنکھ کھل گئی۔ اسبات سے جو دھند ان کی آنکھوں میں آیا وہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ وہ بیمار ہو گئے تھے اس لئے ان کو ہسپتال داخل کیا گیا۔ مجھے ہر وقت یہ خیال تھا کہ اللہ انہیں صحت دے تو وہ ہمیں بتائیں کہ کن بزرگ کو انہوں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا سن لی وہ صحت یاب ہو کر گھر آگئے۔ ایک دن گزر گیا لوگ آتے جاتے رہے۔ دوسرے دن جب ان کے چھوٹے بیٹے امام صاحب، انکی اہلیہ اور میرے شوہر سب ہمارے گھر سامنے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ سب کے سامنے ان سے پوچھوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چاروں خلفاء کی تصاویر ان کے سامنے لے جا کر ان سے پوچھا کہ ان میں سے کس کو آپ نے دیکھا ہے؟ میرے ہاتھ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رنگین فوٹو کو دیکھ کر فوراً بولے کہ یہی تھے۔ اُن کی بیوی بولیں کہ جس دن سے انہوں نے وہ خواب دیکھا ہے ان کی آنکھیں کُھل گئی ہیں۔ یہ تصویر اب ان کے قریب ہی لگا دو۔

اُس دن کے بعد سے وہ ہماری باتوں کو غور سے سنتے ہیں۔ بلکہ اپنے لڑکوں اور پوتوں کو شرک سے بچنے کو کہتے ہیں اور ہمارے پاس خود بھجواتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ معلمین اور مبلغین اور جو بھی داعی الی اللہ جہاں کہیں بھی کام کر رہا ہے وہ اکیلا نہیں اس کا ساتھ دینے والا اللہ ہر وقت موجود ہے۔ اور ہر کام پر نگرانی رکھے ہوئے ہے۔''

(مرسلہ محترمہ بُشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

غیبی امداد

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی۔ اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں۔ بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہوسکی سکول والے تقاضا کررہے ہیں۔ بہت پریشانی ہے۔ ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ سے مجھے حکم پہنچا۔ کہ دہلی اور کرنال میں بعض جلسوں کی تقریب ہے۔ آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوکر ابھی دفتر میں آجائیں۔ جب میں دفتر میں جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا کہ آپ لمبے سفر پر جارہے ہیں اور گھر میں بچوں کے گزارا اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ مَیں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں سلسلہ کے حکم ٹال نہیں سکتا اور جانے سے رُک نہیں سکتا کیونکہ مَیں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوُا ہے۔

صحابہ کرام جب اپنے اہل وعیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے تو گھر والوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے بھی ہیں یا شہادت کا مرتبہ پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو جاتے ہیں۔ اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ میں ہم سے اور ہمارے اہل وعیال سے نرم سلوک کیا گیا ہے۔ اور ہمیں قتال اور حرب درپیش نہیں بلکہ زندہ سلامت واپسی کا امکان موجود ہے اِس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہئے۔ اس پر میری بیوی خاموش ہوگئیں اور مَیں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اِس حالت میں مَیں نے اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کیا کہ ''اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہورہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں۔ تُو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبدِ حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجتمندوں کے لئے راحت ومسرّت کا کوئی سامان مہیّا نہیں کرسکتا۔''

مَیں دُعا کرتا ہوُا ابھی بیرونی دروازہ تک نہیں پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازے پر دستک دی۔ جب مَیں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بُلا کر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دیکر عرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کیا جائے۔

مَیں نے وہ روپیہ لے کر انہی صاحب کو ساتھ لیا اور کہا کہ مَیں تو اب گھر سے تبلیغی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خوردونوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچادیں۔ کیونکہ اب میرا دوبارہ واپس گھر جانا مناسب نہیں۔ وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ مَیں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھر لے جانے کے لئے دے دیا اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوادی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

(مأخوذ از رسالہ الفرقان ربوہ، مرسلہ مکرم سید مبشر احمد عاملؔ۔ قادیان)

......x......x......x......x......x......x......x......x......

خدا کی قدرت

''تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اسکی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

ملک ملک کی سیر (۳)

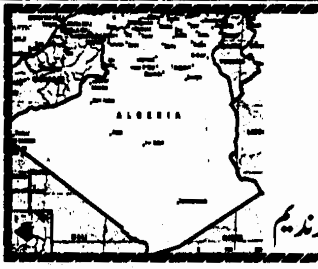

ALGERIA
الجیریا

از شاہد احمد ندیم

جمہوریہ الجیریا (عربی نام: الجمہوریۃ الألجزائریہ الدیمقراطیہ الشعبیہ) دارالحکومت: Algiers؛ رقبہ: 2,381,741 مربع کلومیٹر؛ آبادی: 30 کروڑ آٹھ لاکھ؛ زبانیں: عربی، بربر اور فرانسیسی؛ شرح خواندگی: 62%؛ مذہب: اسلام؛ کرنسی: دینار (ایک ڈالر=78.46 دینار)؛ شرح آمد سالانہ (p.c.l.):4,840 ڈالر (تقریباً 2,37,160 روپے)؛ صدر: Abdelaziz Bouteflika؛ وزیراعظم: Ali Benflis

الجیریا جو ایک لمبے عرصہ تک فرانسیسی کالونی رہا، شمال مغربی افریقہ کی ایک آزاد مملکت ہے جو بحیرۂ روم کے 1000 کلومیٹر لمبے ساحل کے ساتھ واقع ہے۔

جغرافیائی حالت: الجیریا کے مشرقی جانب ٹیونیشیا، جنوب مشرقی جانب نائیجر اور جنوب مغربی جانب Mauritania اور مغربی ''سہارا'' ہیں۔ شمال مغربی جانب اسکی حدود موراکو سے لگتی ہیں جبکہ شمالی جانب بحرِ روم ہے۔ ملک کی اکثر آبادی شمالی جانب آباد ہے جہاں قدرتی معدنیات اور پانی وافر مقدار میں مہیا ہے۔ ملک کا 80% علاقہ صحرائے سہارا میں پڑتا ہے۔ سہارا کا یہ خطہ اگرچہ انسانی آبادی سے پوری طرح خالی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ کو قدرتی خزائین مثلاً تیل اور قدرتی گیس سے مالا مال کردیا ہے۔

تاریخ: 9ویں صدی قبل مسیح میں یہ علاقہ Carthage کے زیر حکومت تھا۔ بعد میں 2 صدی قبل مسیح سے 5ویں صدی عیسوی تک یہاں رومی حکومت کا قبضہ رہا۔ رومی حکومت کے زوال کے بعد Vandals نے یہاں پر حملہ کردیا اور 6 سے 8ویں صدی عیسوی تک Byzantium نے یہاں حکومت کی۔

اسلام کا غلبہ: 642ء میں مصر پر کامیابی حاصل کرنے کے بعد عربوں نے بربر اکثریت والے مغربی افریقہ کا رُخ کیا جسے وہ بلادُ المغرب کہا کرتے تھے۔ 705ء میں یہ علاقہ مسلمانوں کے زیر تسلط آگیا اور یہاں دمشق کے اُمیہ حُکام کی حکومت چلتی تھی۔ عربوں کے حملے نے بربروں کی تہذیب وتمدن پر گہرا اور مستقل اثر چھوڑا۔ اور باوجود کسی منظم تبلیغی انتظام کے نہ ہونے کے اور نہ ہی جبر کرنے کے محض اسلامی تعلیم کی وجہ سے بربروں نے اسلام کو قبول کیا۔ عمر ثانی (717-720) کے دورِ حکومت میں انہوں نے دس تابعین کو صرف اس لئے اس علاقہ میں بھجوایا تا کہ بربر لوگ اسلامی تعلیم سے روشناس ہوسکیں۔

18ویں صدی کے آخر میں اس علاقہ پر ڈاکوؤں کا تسلط رہا جو بحرِ روم سے گزرنے والے جہازوں کو لوٹا کرتے تھے۔ 1830ء میں فرانس کی فوج نے Algiers شہر پر دھاوا بول دیا اور 1847ء تک شمالی علاقہ فرانس کے قبضہ میں آگیا اور بہت سے فرانسیسی آبادکار یہاں بس گئے۔

جنگِ عظیم دوئم کے بعد الجیریا کو فرانس کے ساتھ ملحق کرنے کے پلان کو اُس وقت شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جب فرانس سے خودمختاری حاصل کرنے کی مہم میں تیزی پیدا ہوگئی۔ حتیٰ کہ 1962ء میں فرانس اور الجیریا میں ایک ریفرنڈم کروایا گیا جسکے مطابق فرانس کو ایک آزاد مملکت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔

نسلی تناسب: الجیریا کی 80% آبادی اپنے آپ کو عرب نژاد قرار دیتی ہے، اگرچہ اکثر الجیریائی آبادی قدیم بربر نسل میں سے ہی ہے، جو بعد میں آنے والے مشرقِ وسطیٰ کے عربوں، جنوبی یورپ اور افریقہ کے مختلف حملہ آوروں سے گھل مِل گئے۔ 8ویں اور 11ویں صدی کے عربوں کے حملوں میں اگرچہ اس علاقے میں بیرونی لوگ تو بہت کم آباد ہوئے مگر اس دوران اسلامی طرزِ معاشرت اور عربی ادب کو بربر آبادی نے پوری طرح اختیار کرلیا۔ اب محض 20% آبادی اپنے آپ کو بربر قرار دیتی ہے۔ جسمیں سب سے بڑا گروہ بربر قبائلیوں کا ہے جو دارالحکومت Algiers کے مشرقی جانب پہاڑی علاقہ پر آباد ہیں۔ تقریباً سبھی یوروپین آبادکار جو یہاں پہلے اقلیتی طبقہ کے طور پر آباد تھے ملک کو چھوڑ کر جاچکے ہیں۔

زبانیں: عربی یہاں کی سب سے مقبول اور قومی زبان ہے۔

مذہبی حالت: اکثر الجیریائی مالکی فرقہ سے منسلک سُنّی مسلمان ہیں۔

مذہب الجیریائی لوگوں کے مابین اتحاد اور انکی معاشرتی پہچان کا ذریعہ ہے۔ اسلام کے ذریعہ الجیریا کو دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ قابل قدر تعلقات استوار کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ 1970ء کے بعد مذہبی بنیاد پرستی نے ملک میں قوت حاصل کرنا شروع کردی تھی۔ وقتاً فوقتاً مذہبی گروپوں کی بائیں بازو کے حامی طلباء کی تنظیموں سے جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔

آبادی: الجیریا کی آبادی کی شرح میں 1980ء کے بعد کچھ کمی آئی ہے۔ یہاں کی آبادی نوجوان آبادی ہے کیونکہ ملک کی نصف آبادی 18 سال یا اس سے کم عمر کے افراد پر مشتمل ہے۔ شرح اموات اور شرح پیدائش دونوں میں کمی آئی ہے۔ مردوں کی اوسط عمر 65 سال جبکہ عورتوں کی اوسط عمر 67 سال ہے۔

الجیریائی لوگوں کے یورپ میں بہتر روزگار کی خاطر آباد ہونے میں اب کافی کمی آگئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرانس نے آبادکاری کے قوانین میں کافی پابندیاں ڈال دی ہیں۔ تاہم یورپ کے شہروں میں بکثرت الجیریائی لوگوں کو دیکھا جاسکتا ہے جو گذشتہ کئی سالوں سے یہاں بہتر روزگار کے لئے آتے رہے ہیں۔

اقتصادی حالت: الجیریا کی اقتصادیات کا بڑا حصہ تیل اور قدرتی گیس کی برآمدات پر منحصر ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ان قدرتی وسائل کے ذریعہ الجیریا نے بہت زیادہ ترقی حاصل کی ہے۔ لوگوں کا معیار زندگی (standard of living) کسی ترقی یافتہ ملک کے لوگوں سے کم نہیں ہے۔ لیکن خوراک کے معاملے میں خود کفیل نہ ہونا اور بڑھتا ہوا قرضے کا بوجھ اسکی ترقی کی رفتار میں رکاوٹ بن کر سامنے کھڑے ہیں۔

معدنیات: 1950ء کے دہاکے میں الجیریائی سہارا میں سلفر سے پاک خام تیل کے خزائن ملے جس کی برآمد 1958ء میں شروع ہوگئی۔ تیل فی الحال تین علاقوں سے نکالا جاتا ہے۔ یہ ہیں شمال مغربی سہارا کا Hassi Messaoud، لیبیا کی سرحد کے قریب واقع Zarzaitine-Edjelah اور تیونیشیا کے ساتھ El-borma کا علاقہ۔ گذشتہ صدی کے آخر تک تیل کے محفوظ خزانے کا اندازہ 9 کھرب بیرل سے زائد ہونے کا لگایا گیا تھا۔ الجیریا 106 ٹریلین کیوبک فٹ قدرتی گیس کا مالک ہونے کے لحاظ سے دنیا بھر میں ساتویں نمبر پر آتا ہے۔ الجیریا بحیرہ روم کے بیچ میں سے گزرتی ہوئی ایک پائپ لائن کے ذریعہ اٹلی کو بھی قدرتی گیس برآمد کرتا ہے۔

خانہ جنگی: الجیریا میں 1992ء سے چلی آرہی خانہ جنگی میں ہزاروں لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ دسمبر 90ء کے اصلی انتخابات کے پہلے دور میں مذہبی بنیاد پرست پارٹی یعنی Islamis Salvation Front نے کل 231 سیٹوں میں سے 188 پر کامیابی حاصل کی۔ اس پر صدر مملکت نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اس صورت حال میں فوج نے مرکزی کردار نبھایا اور سابق صدر کے مخالف کو صدر بنا دیا۔ جون 97ء میں عام انتخابات ہوئے اور مختلف پارٹیوں کے اتحاد نے حکومت سنبھالی۔ لیکن قتل وغارت لگاتار ہوتا رہا ہے۔ 98ء میں الجیریا نے چند دانشوروں کی ایک کمیٹی بنائی جس کا مقصد اس تشدد کی وجہ کو تلاش کرنا تھا۔ اطلاعات کے مطابق ملک ایک دہاکے تک چلی خانہ جنگی اور قتل وغارت سے آہستہ آہستہ باہر نکل رہا ہے۔ فرانس کے ساتھ فرانسیسی کونسولیٹ کو دوبارہ کھولنے کا معاہدہ اور ہمسایہ ملک موراکو کے ساتھ بہتر ہوتے تعلقات کو الجیریا کے لئے امن اور آزادی کے علامت پر سمجھا جارہا ہے۔

تازہ حالات: ستمبر 99ء میں ملک میں امن کے قیام اور سات سالہ مذہبی تشدد کو ختم کرانے کے لئے ایک ریفرینڈم کرایا گیا۔ صدر Bouteflika نے خود اس بات کو قبول کیا ہے کہ اس خانہ جنگی کے دوران 100,000 لوگ ہلاک ہوئے۔

<u>بھارت میں سفارتخانہ:</u>

Embassy of the Republic of Algeria,
B-3/61, Safdarganj Enclave, New Delhi-110029
Tel: 6185057-61, 6186056; Fax: 6185062
E-mail: embalg@nda.vsnl.net.in

<u>الجیریا میں بھارتی سفارتخانہ:</u>

Embassy of India, 14 Rue Des Abassides, Boite Postalle 108, El-Biar, Algiers, Algeria.
Tel:00-213-21-923288; Fax:00-213-21-924011
E-mail: indemb@wissal.dz

مزید معلومات کے لئے دستیاب کتب:

Algeria: A country study (1985), by Harold D. Nelson.
Algeria: The Revolution Institutionalized, by John P.Entelin

(اعتماد Encyclopaedia Britannica2002)

(Manorama Yearbook 2002)

اللہ تعالیٰ اس ملک میں خانہ جنگی کو جلد ختم کرے اور ایسے حالات پیدا کرے جو احمدیت کے قیام اور ترقی کے لئے سازگار ہوں۔ آمین

کہانی

راستے میں لفٹ نہیں دینی۔

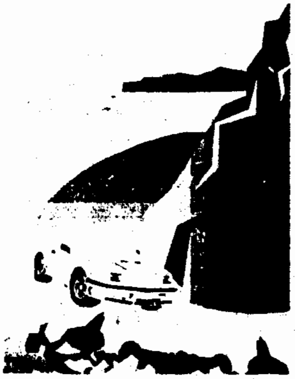

(طاہر جان..........ژوب، بلوچستان)

میں اپنے دوست ایوب کے ساتھ اسلام آباد میں وکالت کرتا ہوں۔ ہم دونوں ژوب کے رہنے والے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہم نے اسلام آباد کو اپنی عارضی رہائش کے لئے منتخب کیا اور اللہ کے فضل سے ہمیں وکالت کے پیشے میں یہاں خاصی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ہم دونوں میں گاڑھی چھنتی ہے۔ عموماً گھر جانے کے لئے اکٹھے پروگرام بناتے ہیں۔ اس عید پر بھی ہم نے ایک ساتھ ژوب جانے کا پروگرام بنایا تھا۔ میرے بھائی کی شادی ہو رہی تھی۔ اور بہن کی نسبت بھی طے ہونا تھی۔ میں نے بہن کے لئے زیورات خریدے اور بھائی کے لئے نقد رقم بیگ میں رکھی۔ میرے دوست ایوب کے پاس بھی ڈیڑھ لاکھ روپے تھے۔ اتنی مالیت کا سامان لے کر سفر کرنا آج کے دور میں ذرا مشکل ہے۔ زیورات دس لاکھ مالیت کے تھے اور نقد رقم دو لاکھ روپے تھی۔ گاڑی میں انہیں چھپا کر رکھنا بے کار تھا۔ اس لئے رقم اور زیورات بیگ میں ڈال لئے اور یہ طے ہوا کیا کہ سفر کے دوران راستے میں کسی کے لئے بھی گاڑی نہیں روکیں گے۔

اسلام آباد سے کوئٹہ تک کا سفر خیریت کے ساتھ گزر گیا تو ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اب اپنا علاقہ آ گیا تھا۔ ہم پُر اعتماد ہو گئے تھے۔ کوئٹہ کے معروف اور مانوس ہوٹل کے سامنے گاڑی روکی اور چائے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔ ہمارا ارادہ تھا کوئٹہ سے کچھ شاپنگ کر کے ہم ژوب کا سفر اختیار کریں گے۔ چائے کے بعد جوں ہی اٹھنے لگے ایک شخص نے پیچھے سے آواز دی۔ طاہر صاحب بات سنتے جایئے۔

ہم دونوں نے بیک وقت مڑ کر دیکھا اور اس شخص کو قطعی طور پر پہچان نہ سکا۔ خاصہ بدحال اور پریشان صورت ایک شخص میرا نام لے کر پکار رہا تھا۔ ہمارے ٹھہر جانے پر وہ لپک کر سامنے آیا اور بولا ''طاہر صاحب آپ عالم خان کے صاحبزادے ہیں ناں اور اسلام آباد میں وکالت کرتے ہیں۔

جب وہ میرے بارے میں اتنا کچھ جانتا تھا تو نظریں پھیر کر چل دینا ممکن نہیں رہا تھا۔ جب کہ مجھے یہ قطعی طور پر یاد نہیں آ رہا تھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اس نے میرے قریب آ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور میرے والد صاحب کی سخاوت کی کہانیاں شروع کر دیں۔ کچھ دیر سننے کے بعد میں نے کہا'' آپ فرمایئے مجھ سے آپ کو کیا کام ہے؟''

وہ عاجزی سے بولا'' میں نے صبح کی نماز کے بعد دعا کی تھی کہ اے رب میری پریشانی دور کرنے کے لئے کوئی فرشتہ بھیج۔ اللہ نے آپ کی صورت میں فرشتہ بھیج دیا، میں یہاں ایک فرم میں منشی ہوں۔ میری تین ہزار روپے تنخواہ ہے۔ میں نے اپنی ضروریات بچا کر دو ماہ کی تنخواہ جمع کی اور عید کی خریداری کے لئے دفتر سے آدھی رخصت لے کر نکلا تھا۔ دو موٹر سائیکل سواروں نے ایک سنسان موڑ پر میرا راستہ روک لیا اور پستول نکال کر مجھ سے میرا سارا اثاثہ چھین لیا اور میرے پاس اتنی رقم بھی نہ چھوڑی کہ میں اپنے بچوں کے پاس عید منانے ژوب جا سکتا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کہ آپ ژوب تک کا کرایہ مجھے دے دیں۔ اس سے زیادہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ اگر آپ اپنی گاڑی سے جا رہے ہیں تو میں پیسے بھی آپ سے طلب نہ کروں گا۔ آپ مجھے ژوب تک ساتھ لے چلیں تا کہ عید سے پہلے اپنے بیوی بچوں تک

خیریت سے پہنچ سکوں۔ چھ ہزار لٹنے کے بعد میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں رہی۔

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ میرا دل رحم کے جذبات سے لبریز ہوگیا۔ میں نے اپنی جیب سے سات سو روپے نکال کر اسے دیئے اور کہا تم اس رقم سے اپنے بچوں کے لئے کچھ خریداری کرلو۔ ہم تمہیں چھ ہزار کی رقم تو نہیں دے سکیں گے مگر ژوب پہنچنے کے بعد کچھ مدد ضرور کردیں گے۔ پیسے ہاتھ میں لے کر وہ خوشی سے رونے لگا۔ میں نے اسے تسلی دی اور کہا تم یہاں پر ہمارا انتظار کرنا۔ ہم خریداری کر کے آدھ گھنٹے میں لوٹ آئیں گے۔ پھر ہمارے ساتھ گاڑی میں ژوب چلنا۔

یہ کہہ کر ہم دونوں اسے وہیں چھوڑ کر چل دیے۔ واپس آئے تو وہ وہاں نہیں تھا۔ میرے دوست ایوب نے کہا وہ شخص فراڈی تھا۔ اسکی باتیں خوش آمدانہ تھیں۔ اب اگر واپس آ بھی جائے تو اسے اپنے ساتھ شامل مت کرنا۔ میں نے کہا یار وہ ضرورت مند ہے۔ ضرورت انسان کو خوش آمدی بنا دیتی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اپنے بچوں کی خریداری کے لئے گیا ہو۔ دس منٹ انتظار کر لیتے ہیں۔ ایوب نے کہا تم سمجھ کیوں نہیں رہے۔ ہمارے پاس خاصی رقم ہے۔ اس کی نیت خراب ہوسکتی ہے۔ وہ فرشتہ نہیں فراڈی ہے۔ میں نے اسے سمجھایا کہ میرے بابا کو جانتا ہے۔ مجھے بھی جانتا ہے۔ ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کرسکتا۔ ایوب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری صرف تم پر ہوگی۔ میں آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اسے چھوڑ کر چل پڑو۔ اتنے میں وہ سامنے آتا ہوا دکھائی دیا۔ اسکے پاس کچھ شاپر بیگز تھے۔ وہ تقریباً بھاگتا ہوا آرہا تھا۔ ہمیں دیکھ کر بولا خدا کا شکر ہے میں وقت پر پہنچ گیا۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ آپ مجھے چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔

ایوب نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا مگر میں نے اس کے لئے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ پٹرول پمپ سے ہم نے پٹرول ڈلوایا اور جب ہم ژوب کے لئے روانہ ہوئے تو شام کے تقریباً ساڑے چھ بج رہے تھے۔ ایک جگہ گاڑی گرم ہوئی تو ہم نے اس میں ٹھنڈا پانی ڈالا اور دوبارہ سفر شروع کردیا۔ جب ہم گپ شپ کرتے ہوئے سروڑہ نامی جگہ پہنچے تو ہمیں وہاں ایک گاڑی راستہ میں نظر آئی۔ میں ڈرائیو کررہا تھا۔ میں نے ایوب سے کہا میرا خیال ہے یہ گاڑی راستے میں خراب ہوگئی ہے۔ کیا خیال ہے ان کی مدد کی جائے۔ ایوب نے غصہ سے جواب دیا ہم نے راستہ میں کسی جگہ رکنے یا لفٹ نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کی خلاف ورزی تم پہلے ہی کرچکے ہو اور اب دوسری بار میں قطعی نہیں ہونے دوں گا۔ میں ہنسنے لگا اور میرا اپنا ارادہ بھی یہی تھا کہ میں گاڑی نہیں روکوں گا کیوں کہ عموماً ایسی جگہوں پر ڈاکو وغیرہ ایسے ڈرامے کرکے دوسری گاڑیوں کو روکتے ہیں۔ میں تیزی سے وہاں سے گاڑی نکالنا چاہ رہا تھا۔ پیچھے سے اس پریشان مسافر نے کہا کہ گاڑی روکو ورنہ گولی ماردوں گا۔

میں نے گھبرا کر پیچھے دیکھا۔ وہ پریشان حال مسافر خوں خوار بلے کی طرح سر پر کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔ ایوب نے اُس وقت مجھے جن نگاہوں سے دیکھا اس میں غصہ، تنبیہہ اور جانے کیا کچھ تھا۔ میں نے اپنی گاڑی روک دی دوسری گاڑی سے کچھ لوگ کود کود کر ہماری گاڑی کی طرف آگئے۔ ان سب کے ہاتھ میں پستول تھے۔ ایک نے ہمارے ہم سفر ''پریشان مسافر'' کو مخاطب کرکے کہا کہ واہ سلیم تم نے کمال کردیا۔ میرے سر پر جیسے بھاری چوٹ پڑی تھی۔ سر گھوم گیا کہ یہ ان راہزنوں کا ساتھی تھا اور اس نے کس مہارت سے ہمیں بیوقوف بنایا تھا۔ میرے دوست ایوب نے ان کو کچھ سمجھانے کی کوشش کی تو سلیم نامی اس مہربان نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا اور وہ بے چارا زمین پر گر پڑا۔ میں نے پھرتی سے اپنا پستول نکالا اور ڈاکوؤں کو دھمکی دی مگر انہوں نے مجھ پر گولی چلا دی۔ ایوب نے زمین سے اٹھ کر گولی

چلائی میں زخمی ہو کر گرا اور پھر ہوش نہ رہا۔

عید کے تیسرے دن میری ژوب کے سول اسپتال میں آنکھ کھلی۔ سب سے پہلے ایوب کا پوچھا۔ اس کی جان اللہ کے فضل سے بچ گئی تھی۔ میرے ساتھ وہ بھی اسپتال میں تھا۔ ہم شدید زخمی حالت میں اسپتال لائے گئے تھے بلکہ بروقت پہنچ جانے اور چوٹوں کی نوعیت سنگین نہ ہونے کی وجہ سے ہماری جانیں بچالی گئی تھیں۔ البتہ یہ سوال اپنی جگہ موجود تھا کہ ہمیں بروقت طبی امداد کیسے ملی تھی۔ بھائی نے بتایا کہ گھر پر فون آیا تھا کہ تم دونوں زخمی حالت میں سڑک پر بے ہوش پڑے ہو۔ جائے وقوعہ بھی بتا دیا مگر اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ بھائی نے فون کرنے والے صاحب سے کہا کہ وہ ہمیں ژوب اسپتال پہنچادیں ورنہ اتنی دیر میں زیادہ خون بہہ جائے گا۔ اس مہربان نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے آپ لوگ ژوب سول اسپتال پہنچ جائیں۔ ہم دونوں زخمیوں کو وہیں پہنچا رہے ہیں۔ بھائی خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ فوراً ژوب اسپتال پہنچے۔ اس وقت تک ہم دونوں کو اسپتال پہنچادیا گیا تھا مگر کس طرح اور کن لوگوں نے پہنچایا۔ یہ علم نہ ہو سکا۔ ہماری گاڑی محفوظ تھی مگر سارا سامان زیورات اور رقومات وغیرہ غائب تھیں۔ ظاہر ہے وہ لوٹ کر لے گئے تھے۔ گھر والوں کا کہنا تھا کہ لعنت بھیجو پیسوں اور زیورات پر، جان ہے تو جہان ہے۔ یہ کیا انہوں نے کم مہربانی کی کہ جان سے نہیں مارا اور بروقت بھائی کو موبائل پر اطلاع مل گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی ایک قیمتی ترین شے ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں مگر ایوب کے سمجھانے کے باوجود میں نے جو اس شخص پر بھروسہ کیا۔ ہم نے جب یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ راستے میں کسی کو لفٹ نہیں دینی پھر میں نے ایسا کیوں کیا............؟

(ماخوذ از ہفت روزہ جنگ میگزین انٹرنیٹ ایڈیشن)

......x......x......x......x......x......x......x......

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 01-33-3440180 FAX: 01-33-344 0180
MOB: 098310 76420 E-mail: janiceximp@usa.net

M. C. Mohammad
Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :
TEAK TIMBER, TIMBER LOG,
TEAK POLES & SIZES TIMBER
MERCHANTS

Chandakkadave, P.O Feroke
KERALA - 673631
☎ 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

اخبار مجالس

جلسہ واقفینِ نو

مؤرخہ ۷ اپریل کو آسنور میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم مبلغ سلسلہ کے زیرِ صدارت واقفینِ نو کا ایک اجلاس منعقد ہوا جسمیں مکرم مولوی باسط رسول صاحب استاذ جامعۃ المبشرین، مکرم فرید احمد صاحب ڈار اور خاکسار نے والدین کی ذمہ داریوں اور واقفینِ نو بچوں کی تربیت کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(منیب الرحمٰن صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ومسجد احمدیہ فلک نما حیدرآباد کا شاندار افتتاح

مؤرخہ ۹ جون کو حیدرآباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد احمدیہ فلک نما کے افتتاح کی تقریب محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ بعد نماز عصر تلاوت قرآنِ کریم اور نظم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم غلام عاصم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور خاکسار نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس کو آباد رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز سیرت النبیؐ کے چند درخشندہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (مکرم مولوی محمد کلیم خان۔ مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

مؤرخہ ۹ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کے زیرِ اہتمام محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر کی صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید ضیاء، مکرم مولوی عبدالسلام انور صاحب، مکرم قائد صاحب علاقائی کشمیر اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ریشی نگر، مولوی امداد علی صاحب نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر لب کشائی فرمائی۔ مکرم قائد صاحب کے شکریۂ احباب اور صدارتی خطاب کے ساتھ بعد دعا یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (خورشید احمد میر، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر)

مؤرخہ ۲۵ جون کو جماعت احمدیہ پیغاڈی (کیرالہ) نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔ اس تقریب میں گردونواح کے غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ امیر جماعت مکرم صدر الدین صاحب کی صدارت میں منعقد اس جلسہ میں مکرم مامون ماسٹر صاحب، مکرم مولوی کے محمود صاحب نے سیرتُ النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

مؤرخہ ۲۶ جون کو کیرالہ کی سب سے پرانی جماعت یعنی کنور ٹاؤن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولوی ناصر صاحب کوڈیتھور کی صدارت میں منعقدہ اس جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے نیک و دُور رَس نتائج ظاہر فرمائے۔

۲۷ جون کو کوڈالی جماعت میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی کے محمود صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ اپنی تکمیل کو پہنچا۔ (پی پی ناصر الدین صاحب، صدر کنور میگالہ تبلیغ کمیٹی۔ کیرالہ)

مؤرخہ ۱۹ مئی کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ یہ جلسہ دو مجلسوں پر مشتمل تھا۔ پہلی مجلس کی صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر جبکہ دوسری مجلس کی صدارت محترم مولانا عبدالرحیم صاحب فاضل نے فرمائی۔ اس جلسہ میں مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب، مکرم میر اعجاز احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب ندیم، مکرم سید وسیم سیفی صاحب قائد علاقائی کشمیر نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

پندرہ روزہ تربیتی کلاسز مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

دورانِ سال مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی طرف سے موسمِ بہار کی تعطیلات میں ۱ تا ۱۵ اپریل پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کے انعقاد کا پروگرام تشکیل دیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے اس کی رپورٹ موصول ہوئی ہے:

عثمان آباد: مکرم عبدالسعید صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم وسیم احمد صاحب عظیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ و محترمہ طیبہ نیلوفر صاحبہ نے یہ کلاسز لیں۔ اطفال نے جوش و خروش سے ان کلاسز میں حصہ لیا۔

بھدرواہ: مکرم جوہر حفیظ فانی صاحب قائد مجلس کی نگرانی میں ان کلاسز کا انعقاد ہوا۔ نصاب کے علاوہ عزیز اطفال کو تلاوت، نظم و تقریر کے اسلوب بھی بتائے گئے۔

قادیان:ان کلاسز کا انعقاد مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد، مسجد دارالانوار اور مسجد احمدیہ ننگل میں ہوا۔کلاسز کے دوران مکرم ٹی زبیر احمد صاحب، عبدالشفیق صاحب، ماجد محمود صاحب، طیب احمد خان صاحب، ایم مقبول صاحب، فقیر الدین صاحب، منور علی صاحب صدیقی اور مکرم شہاب الدین صاحب نے خصوصی تعاون دیا۔

قاضی کوٹ:یہاں کلاسز 25ایام تک چلیں جن میں اطفال نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

پینگاڈی:یہاں بھی پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ بھدرواہ (جموں وکشمیر)

مورخہ ۳ اپریل کو مکرم لقمان قادر بھٹی صاحب سکریٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی بھدرواہ آمد پر ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جسمیں موصوف نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ (جوہر حفیظ ثانی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ ناصر آباد (کشمیر)

مورخہ ۲۵ مئی کو مجلس اطفال الاحمدیہ ناصر آباد نے جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی امداد علی صاحب نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس موقعہ پر اطفال نے سیرت کی مختلف پہلوؤں پر تقاریر بھی کیں۔

(راجہ مدثر احمد ڈار۔ ناظم اطفال ناصر آباد)

مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد

مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام 28 اپریل کو ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم غلام عزیز خان کی صدارت میں منعقد اس اجلاس میں مکرم عبدالقیوم صاحب اور مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

مجلس میں اطفال کی تعلیمی کلاسز باقاعدگی سے جاری ہیں۔ دوران ماہ دو وقار عمل بھی کئے گئے۔ نیز اطفال حلقہ جات میں جاری ہومیوپیتھی ڈسپنسریز میں بھی باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ عثمان آباد

مجلس نے ماہ اپریل کے دوسرے عشرہ میں ہفتہ اطفال کا انعقاد کیا۔ مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔

مورخہ 28 اپریل کو جلسہ یوم والدین کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب عظیم نے والدین سے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

جماعتِ احمدیہ سورب

مکرم ایس ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید سورب کرناٹک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸ فروری کو مکرم ایم نور صاحب صدر جماعت احمدیہ کے زیر صدارت جماعت احمدیہ سورب نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم ایم مسعود احمد صاحب، ایم رشید احمد صاحب، ایم خلیل احمد صاحب، ایم شریف احمد صاحب، ایم بشیر احمد صاحب اور خاکسار نے سیرت حضرت المصلح الموعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اسی طرح مورخہ ۲۴ مارچ کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ سورب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مقررین نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لب کشائی کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اجلاسات کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

نومبائعین کے وفد کی قادیان آمد و مقاماتِ مقدسہ کی زیارت

مکرم ایم مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ روپن گڑھ، راجستھان تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳۰ مارچ کو خاکسار کی قیادت میں نومبائعین کا ایک وفد چار یوم کے لئے قادیان دارالامان پہنچا، جسے خاکسار نے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرائی اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور نومبائعین کو ثبات بخشے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور

مورخہ ۳۱ مئی کو جمشید پور میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار اور مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد صاحب تقوی صوبائی قائد پنجاب نے خدام واطفال کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج

ظاہر فرمائے۔ (مبشر احمد، صوبائی قائد جھارکھنڈ)

تربیتی اجلاس

مورخہ 24 اپریل کو مکرم نثار احمد صاحب صدر جماعت میٹھہ واڑہ کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے نظامِ جماعت کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعد صدارتی خطاب و دعا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

(مظفر احمد شاہد، معلم سلسلہ، میٹھہ واڑہ، کشمیر)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

الحمد للہ کہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس کو پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کے انعقاد کی توفیق ملی۔ کلاسز کا باقاعدہ افتتاح مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے ۱۲ مئی کو فرمایا۔ ان کلاسز کے دوران خدام و اطفال کے لئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدام و اطفال نے بڑی تعداد میں ان کلاسز سے استفادہ کیا۔

سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۳ تا ۲۶ مئی کو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدرآباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جسمیں خدام و اطفال نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ اجتماع کی اختتامی تقریب محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آپ نے جملہ خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد صدارتی خطاب و دعا تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کے رحم میں زخم ہوگیا ہے، جس کا آپریشن مورخہ ۲۱ جون کو قادیان میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے ہر لحاظ سے محفوظ رہنے اور صحت و سلامتی کے لئے تمام قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خان محمد ذاکر خان۔ سہارنپور [یو۔پی])

خاکسار کے بیٹے عزیز لئیق احمد کے قد میں اضافہ کے لئے بیوی بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے نیز اپنے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد رئیس احمد صدیقی، نمائندہ مشکوٰۃ دارالایمان کانپور)

مکرم مختار احمد صاحب بھٹی، بڑھانوں اپنے یونیورسٹی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ گذشتہ کئی سالوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اُنکی کامل صحت یابی کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعانت مشکوٰۃ: -/50 روپے (مبارک احمد ڈار، کوریل، کشمیر)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سائرہ امجد صاحبہ کا نکاح مکرم عبد السلام جعفر صاحب ولد بدر الدین جعفر صاحب کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے ساتھ مبلغ -/50,000 روپے حق مہر کے ساتھ قرار پایا۔ مورخہ 11/3/02 کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نکاح کا اعلان کیا۔ مورخہ 23/3/02 کو بعد نماز مغرب رخصتی ہوئی۔ اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اعانت مشکوٰۃ: -/150 روپے (مکرم امجد لطیف صاحب، صوبائی امیر راجستھان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دُعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding Agents

ASNOOR(KULGAM)

KASHMIR

دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت
بابت سال 02-2001ء

ستارہ اطفال

(تمام سوالات زبانی ہونگے)

ا۔حفظ قرآن کریم: سورۃ الکوثر۔سورۃ الاخلاص۔سورۃ العصر۔(زبانی)۲۔حدیث: کتاب ''چہل حدیث'' کی ابتدائی دس احادیث مع ترجمہ۔۳۔نظم: ہے دستِ قبلہ نما لا الہ الا اللہ کے ابتدائی دس اشعار(زبانی)۔۴۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے نام۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے نام(زبانی)۔۵۔کلمہ طیبہ مع ترجمہ زبانی۔۶۔ارکان اسلام مختصر تشریح کے ساتھ۔۷۔نماز سادہ مکمل زبانی۔۸۔وضو کرنے کا طریق اور اسکے بعد کی دعا۔۹۔نماز جمعہ اور اس کے آداب۔۱۰۔آداب مساجد۔

ہلال اطفال

(حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا)

ا۔حفظ قرآن کریم: آخری پانچ ۵ سورتیں مع ترجمہ زبانی۔۲۔حدیث ''کتاب چہل حدیث'' کی ابتدائی بیس احادیث مع ترجمہ (تحریری)۔۳۔ارکان ایمان مختصر تعریف کے ساتھ (تحریری)۔۴۔نماز مکمل مع ترجمہ (تحریری)۔۵۔تیمم کے مسائل۔۶۔سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔۷۔خلفائے راشدین کے مختصر حالات زندگی۔

قمر اطفال

(حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا)

کتاب ''قمر اطفال'' مکمل۔

بدر اطفال

(حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا)

کتاب ''بدر اطفال'' مکمل۔

نوٹ: کتاب قمر اطفال و بدر اطفال دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت سے منگوائی جاسکتی ہیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ

مہتمم اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ساتواں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین و ناظمین اطفال کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ ۷ویں سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال ۰۲-۲۰۰۱ء کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مندرجہ ذیل عنوان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے:

''اسلامی عبادات کی اہمیت''

آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں۔اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔آمین

شرائط

ا.مقالہ کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جا سکتا ہے۔۲.مقالہ کم از کم ۳۰۰۰ تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔۳.مقالہ کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔۴.مقالہ میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے یعنی قرآن،حدیث،تاریخ و کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سنِ اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔۵.مقالہ کے ابتداء میں نام طفل،ولدیت،عمر،مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔۶.مقالہ پر قائد مجلس کی تصدیق بے حد ضروری ہے۔۷.مقالہ میں کسی بھی مقام میں سُرخ سیاہی کا استعمال نہ کریں۔۸.مقالہ نویسی میں آپکی مجلس کے کم از کم 3% فیصد اطفال شامل ہونا چاہئیں۔۹.مقالہ بھیجنے کی آخری تاریخ 15/اگست 2002ء ہے۔۱۰.مقالہ میں اوّل،دوئم و سوئم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر علی الترتیب ,Rs500/- Rs300/- اور Rs200/- روپے نقد انعام اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔۱۱.انعامی مقالہ کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔

سیکریٹری تعلیم

مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

مسکراہٹیں

❖ ایک صاحب نے اعلیٰ نسل کی مرغیاں پالیں۔ ایک اجنبی آیا۔ پوچھا ”آپ اتنی حسین مرغیوں کو کیا کھلاتے ہیں؟“ مرغی خانے والا بولا۔ ”ان کی ہر روز کی خوراک میں بادام، پستہ، کشمش پر ہی دو سو روپے خرچ ہوتے ہیں اور فروٹ الگ۔“ اجنبی نے تعارف کرایا ”میں انکم ٹیکس آفیسر ہوں۔ آپ کافی دولت مند ہیں۔ دو ہزار روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاتا ہے۔“

ایک دن ایک اجنبی آیا، پوچھنے لگا ”آپ مرغیوں کو کیا کھلاتے ہیں؟ بہت خوبصورت ہیں۔“

اس کو بتایا ”بس باہر ہی سے کیڑے مکوڑے اور گندگی کھاتی ہیں۔“ اجنبی نے کہا ”میں ہیلتھ انسپکٹر ہوں۔ آپ بازار میں جو انڈے فروخت کرتے ہیں، انہیں کھا کر لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ میں آپ پر پانچ سو روپیہ جرمانہ کرتا ہوں۔“

ایک اجنبی آیا، اس نے کہا ”آپ مرغیوں کو کیا کھلاتے ہیں، بہت موٹی ہیں؟“ مرغیوں والے نے جواب دیا ”جی ہمیں کیا خبر۔ ہم تو انہیں کیش رقم دے دیتے ہیں۔ جو مرضی میں آئے خود جا کر کھاتی ہیں۔“

❖ میاں بیوی ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آدھی رات کو میاں بستر سے اٹھے اور ہوٹل کے مالک کے کمرے میں جا کر اسے جگایا۔ ”جناب میری مدد کیجئے، میری بیوی کھڑکی سے چھلانگ لگانا چاہتی ہے۔“

ہوٹل کے مالک نے اپنی خواب آلود آنکھیں جھپکتے ہوئے کہا۔ ”مجھے مدد کے لئے کیوں پکار رہے ہو، خود کوئی اقدام کیوں نہیں کرتے۔“

میاں نے جواب دیا۔ ”جناب کھڑکی بڑی مضبوطی سے بند ہے مجھ سے اکیلے نہیں کھلتی۔“

❖ ایک پولیس والے نے ایک کار ڈرائیور کو روکا اور مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ حفاظتی بیلٹ پہننے کی وجہ سے اُسنے -/25,000 روپے کا انعام جیتا ہے اور پوچھا کہ وہ اس رقم کو کیسے خرچ کرے گا۔

”میرا خیال ہے کہ میں سب سے پہلے ڈرائیونگ اسکول سے گاڑی چلانے کا لائسنس حاصل کروں گا۔“ اس آدمی نے کہا۔

”اس کی بات کی طرف دھیان نہ دو۔“ ساتھ بیٹھی خاتون نے مداخلت کرتے ہوئے کہا ”شراب پینے کے بعد وہ ایسی ہی عجیب باتیں کرتا ہے۔“

اس بات کو سن کر پیچھے سویا ہوا ایک شخص اٹھا اور پولیس والے کو دیکھ کر بولا ”مجھے معلوم تھا کہ اس چرائی ہوئی کار میں ہم زیادہ دور تک نہیں جاسکیں گے۔“

اس پر ساتھ بیٹھا ہوا شخص حیرانگی کے عالم میں اٹھا اور بولا ”کیا ہم بارڈر پار کر چکے ہیں؟“

❖ ......دو نوجوان کھانا پکانے کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ پہلا نوجوان بولا ”کچھ سال پہلے میں نے ایک کھانے کی تراکیب والی کتاب خریدی تھی، لیکن مجھے کبھی بھی اس کے استعمال کا موقع نہ ملا۔“

دوسرے نوجوان نے حیرانگی سے پوچھا ”کیوں کیا ترکیبیں بہت مشکل تھیں؟“

اُس نوجوان نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا، ”دراصل تمام ترکیبیں ایک ہی طرح سے شروع ہوتی تھیں، سب سے پہلے ایک صاف پلیٹ لیں......“

❖ ......”میرے اسکول کے تجربات......“

وہ مضمون جس میں میں غیر حاضر رہتا تھا، سب سے آسان ہوتا تھا۔

جب بھی میں اسکول دیر سے پہنچتا تھا، ماسٹر صاحب حاضری دس منٹ پہلے ہی لگا دیتے تھے۔

جب بھی آدھی چھٹی ختم ہونے کی گھنٹی بجتی، مجھے غسل خانہ جانے کی حاجت محسوس ہوتی۔

جب بھی اسکول والے پکنک پر جاتے، میں بیمار ہوتا۔

جب بھی میں کوئی کتاب لانا بھول جاتا، ماسٹر صاحب مجھے ہی پڑھنے کے لئے کہتے۔

❖ ......ہوٹل میں ویٹر نے ایک شخص کی میز پر چائے رکھی تو گاہک نے پہلے چائے انڈیلی، پھر شکر کے آٹھ چمچے بھر کر چائے میں ڈالے اور چائے بغیر پئے اٹھ کر جانے لگا۔ ویٹر نے بڑی حیرت سے شکر ملانے کی وجہ پوچھی تو گاہک نے جواب دیا، ”میں میٹھی چائے نہیں پیتا۔“

❖ ”بعض اوقات ڈاکٹر اپنی لاپرواہی سے موت اور زندگی کے درمیان فاصلے بہت کم کر دیتے ہیں۔“ آپریشن ٹیبل پر مریض کو دیکھتے ہوئے سینئر سرجن نے نئے سرجن سے کہا۔ آپ نے یہ کیسا آپریشن کیا ہے؟“

نئے سرجن نے چونک کر جواب دیا، ”کیا اس کا آپریشن کرنا تھا؟ میں نے تو پوسٹ مارٹم کیا ہے۔“

(مرسلہ: مکرم جوہر حفیظ صاحب فانی، بھدرواہ)

اگر معدہ خراب ہے

مندرجہ ذیل چھوٹی چھوٹی دیسی چیزیں دیکھنے میں بڑی معمولی لگتی ہیں لیکن ان کی خوبیوں اور اوصاف کا کھانے کے بعد ہی علم ہوتا ہے آزما کر دیکھ لیں۔

سردرد، کمردرد، ہڈیوں میں درد، خرابیٔ معدہ، کمزوری، نزلہ زکام کے لئے اکسیر ہے تمام اعضائے رئیسہ کے لئے مجرب ہے:

۱) دھنیا خشک ۵۰ گرام

۲) سونف ۱۰۰ گرام

۳) چینی ۱۰۰ گرام

ان سب چیزوں کو کوٹ کر سفوف بنا کر رکھ لیں۔ کھانا کھانے کے بعد پانی سے چٹکی بھر کر کھائیں اس سفوف کا اثر رفتہ رفتہ ہوگا۔ دو ماہ تک استعمال کرنے کے بعد آپ خود محسوس کریں گے کہ یہ چھوٹی چھوٹی اور سستی چیزیں صحت کے لئے کتنی کارآمد ہیں۔

(منجانب: لبنۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم ناصر قادیان)

اعلان نکاح و تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۸ر اپریل ۲۰۰۲ء کو مکرم راجہ جمیل احمد صاحب صادق معلم شوشک وائنڈ پنجاب کا نکاح عزیزہ سائرہ بانو بنت مکرم محمد یونس صاحب آف امروہہ یوپی کے ساتھ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ امروہہ میں مکرم زین الدین صاحب حامد ایڈیٹر مشکوٰۃ نزیل امروہہ نے مبلغ ۳۰۰۰۰ (تیس ہزار روپے) حق مہر پر پڑھا۔

قبل ازیں مورخہ ۲۶ر اپریل کو بارات کی قادیان سے روانگی سے ایک دن قبل محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعتِ احمدیہ قادیان و ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک قادیان میں اجتماعی دعا کروائی۔ اعلان نکاح کے معاً بعد مسجد احمدیہ امروہہ میں دعائیہ تقریب منعقد ہوئی بعد ازاں بارات مکرم محمد یونس صاحب کے گھر گئی جہاں پر ان کی بیٹی کی رخصتی کی تقریب پر دعا ہوئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(اعانت مشکوٰۃ ۵۰ روپے)

(رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ سرکل انچارج امرتسر پنجاب)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷ر جون ۲۰۰۲ء کو مکرم مولوی محمد نورالدین صاحب ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان و قائد صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ ہریانہ (ابن مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم) کا نکاح عزیزہ عطیۃ الوحید طاہرہ بنت مکرم قادر اعوان صاحب مرحوم کے ساتھ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مبلغ -/۳۳۳۳۳ (تینتیس ہزار تین صد تینتیس روپے) حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر پڑھا۔ قارئین مشکوٰۃ سے اس رشتہ کے ہر جہت سے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اعلان

جو احباب مشکوٰۃ میں اشاعت کے لئے مضامین بھجواتے ہیں اُن سے گذارش ہے کہ:

۱- اگر یہ مضمون کسی اور رسالہ یا اخبار میں شائع شدہ ہو تو اسکا ذکر کیا جائے۔

۲- کسی اور رسالہ یا اخبار کو مذکور مضمون بغرضِ اشاعت بھجوادیا گیا ہو تو اسکی بھی وضاحت کریں۔

۳- خوشخط قلم سے ہو اور کاغذ کے ایک ہی جانب دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے۔

۴- حوالہ جات و اقتباسات کی درستی کو یقینی بنائیں۔

۵- رسالہ مشکوٰۃ میں بغرضِ اشاعت بھجوائی جانے والی تصاویر کے سلسلہ میں درخواست ہے کہ ان تصاویر کے پُشت پر ان کی تفصیل Water Proof قلم سے ضرور تحریر کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (ادارہ)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15170

میں مسعود احمد راشد ولد مکرم منشی خلیل الرحمن صاحب فانی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/1/02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ ماہوار تنخواہ مبلغ -/3211 روپے مع الاؤنس ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اُس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	مسعود احمد راشد	خالد محمود
ولد محترم محمد منصور احمد قادیان		ولد محترم غلام نبی صاحب قادیان

وصیت نمبر 15171

میں سعید احمد مبشر ولد محترم محمد ابراہیم صاحب درویش قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 32 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/03/02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میں محلہ احمدیہ قادیان میں S.T.D. چلاتا ہوں جس سے ماہوار تقریباً -/2500 روپے (دو ہزار پانچ صد روپے) آمد ہوتی ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اُس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ان شاء اللہ میری وصیت مورخہ 1/4/02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	سعید احمد مبشر	عبدالرزاق
	ولد محترم محمد ابراہیم صاحب	ولد محترم محمد عبداللہ صاحب درویش

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and

C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

ھوالشافی ہومیوپیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)

01872-22278

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. No. 21 July 2002 No. 7

تمام آدم زادوں کے لئے ایک ہی رسول اور ایک ہی شفیع

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کریم کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 21 - روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14-13)